Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ الْمَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
سیرۃ النبی نمبر
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 8-9

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23-30 صفر 1430 ہجری، 19-26 تبلیغ 1388 ہش، 19-26 فروری 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہرآن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

وہی خدا ہے جس نے ایک انپڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں

ارشاد باری تعالیٰ

☆......هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُالْحَکِیْم o ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ (سورۃ الجمعہ آیت ۳-۵)

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے ایک انپڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

☆......قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (اٰل عمران:۳۲)

ترجمہ: (اے پاک رسولؐ!) تو کہہ دے (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

☆......اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب:۵۷)

ترجمہ: اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دُعائیں کررہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دُعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش وخروش سے) ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

☆...... لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰهَ کَثِیْرًا۔ (الاحزاب رکوع:۳)

ترجمہ: تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کیلئے) جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

☆......وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌo وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَo

اور (یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل! مَیں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں، جو (کلام) میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات، اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ رسول دلائل لے کر آ گیا، تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے، جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

☆......یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْکَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ oهُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْکَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (سورۃ صف آیت ۷ تا ۱۰)

وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر (لوگ) کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِی اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ خصوصیات ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے، میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لئے غنائم حلال کر دی گئیں۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوئیں مجھے شفاعت کا حق ملا ہے اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں‘‘۔

☆......عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ و مشکوٰۃ مطبع نظامی دہلی صفحہ ۱۴ کتاب العلم و مطبع مجتبائی صفحہ ۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امّت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کرے گا جو آکر دین کی تجدید کریگا۔

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قیام امن کے لئے عالمی منشور

ہجری مہینے کے حساب سے ۱۲ ربیع الاول کا دن مسلمانوں میں میلاد النبی کے طور پر منایا جاتا ہے اور مسلمان اس دن کو اپنے اپنے رنگ میں جوش وخروش سے مناتے ہیں جماعت احمدیہ میں اس دن جلسہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور ایسی اعلیٰ تعلیم دی جو تمام بنی نوع کے لئے اور قیامت تک کے لئے کامل رہنمائی کرتی ہے اسی پر آپؐ نے عمل کرتے ہوئے ایک پاکیزہ نمونہ قائم فرمایا جیسے علاقے اور جن لوگوں میں آپؐ کی بعثت ہوئی ان کے متعلق یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ ننگ انسانیت اور ننگ شرافت لوگ تھے ہر قسم کی برائی ان میں پائی جاتی تھی۔ وہ اپنے اس محسن کے جوان کے لئے ہدایت لایا اور ان کی نجات کا ضامن تھا جان لیوا دشمن بن گئے۔ اور ہر طرح کی اذیت کے درپے ہو گئے۔ یہ سلسلہ چند دن نہیں، چند ہفتے نہیں، چند مہینے نہیں بلکہ مسلسل تیرہ سال تک چلا۔ آپؐ کو ان کے دکھوں سے تنگ آکر اپنا وطن عزیز چھوڑنا پڑا۔ آپؐ مدینہ چلے گئے انہوں نے وہاں بھی پیچھا کیا اور آپؐ کو ہر طرح کی اذیت پہنچائی۔ آپؐ پر طعنے کسے جاتے۔ گالی گلوچ کیا جاتا۔ راہوں میں کانٹے بچھائے جاتے۔ اوپر سے خاک ڈالی جاتی۔ گلے میں کپڑا ڈال کر دبایا جاتا۔ اپنے خدا کی عبادت کے لئے نماز پڑھتے تو سر پر گندگی ڈال دی جاتی۔ تبلیغ کرتے تو اینٹ پتھر برسائے جاتے، لہولہان کیا جاتا۔ آپؐ کے ماننے والوں کی حالت اس سے بھی بدتر کی جاتی۔ مگر نہ صرف آپؐ صبر کرتے بلکہ اپنے ماننے والوں کو بھی صبر کی تلقین کرتے۔ آپؐ کے صحابہ بھی ان مظالم سے تنگ آگئے اور اپنے وطن کو چھوڑ کر مختلف جگہوں پر ہجرت کر جانے لگے۔

مگر آپ نے ہمیشہ ہی ان کی خیر خواہی کی۔ ان کے لئے راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں کیں۔ ان کے لئے گریہ وزاری کی۔ اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤمِنِیْنَ۔ یعنی اے محمد کیا تو اس بات پر اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہ پر کئے جانے والے ان مظالم کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارے نبی ﷺ نے خود سبقت کر کے ہر گز تلوار نہیں اٹھائی بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دکھ اٹھایا اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ اور ایسا ہی آپؐ کے اصحابؓ بھی اسی اعلیٰ اصول کے پابند رہے۔ اور جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دکھ اٹھاؤ اور صبر کرو، ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔ وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ وہ آگ اور پانی کے ذریعے سے عذاب دئے گئے مگر وہ شر کے مقابلہ سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیرخوار بچے ہیں۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ دنیا کے تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرت انتقام ہونے کے خدا کا حکم سن کر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دستکش بنا لیا جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی ایسا گروہ ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوت بازو اور طاقت مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردمی اور مردانگی کے پھر خونخوار دشمن کی ایذاء اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا؟ ہمارے سید و مولیٰؐ اور آپ کے صحابہ کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا بلکہ اس صبر کے زمانہ میں بھی آپؐ کے جاں نثار صحابہ کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دے دی۔ ایسا ہوا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خوں ریزی پر صبر کیا گیا تھا اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دئے تھے اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔ بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں، تب بھی ہم کسی امت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاق فاضلہ نہیں پاتے اور اگر پہلوں میں سے کسی کے صبر کا قصہ بھی ہم سنتے ہیں تو فی الفور دل میں گزرتا ہے کہ قرائن اس بات کو ممکن سمجھتے ہیں کہ اس صبر کا موجب دراصل بزدلی اور عدم قدرت انتقام ہو مگر یہ بات کہ ایک گروہ جو درحقیقت سپاہیانہ ہنر اپنے اندر رکھتا ہو اور بہادر اور قوی دل کا مالک ہو اور پھر وہ دکھ دیا جائے اور اس کے بچے قتل کئے جائیں۔ اور اس کو نیزوں سے زخمی کیا جائے مگر پھر بھی وہ بدی کا مقابلہ نہ کرے۔ یہ وہ مردانہ صفت ہے جو کامل طور پر یعنی تیرہ برس برابر ہمارے نبی کریم اور آپ کے صحابہ سے ظہور میں آئی ہے۔ اس قسم کا صبر جس میں ہر دم سخت بلاؤں کا سامنا تھا جس کا سلسلہ تیرہ برس کی دراز مدت تک لمبا تھا درحقیقت بے نظیر ہے اور اگر کسی کو اس میں شک ہو تو ہمیں بتلاوے کہ گزشتہ راستبازوں میں اس قسم کے صبر کی نظیر کہاں ہے؟‘‘

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص ۹۔۱۰)

آج کل جبکہ ہر طرف ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہے۔ اور افراد بھی اور اقوام بھی اور ممالک بھی آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کر رہے ہیں اور انصاف اور خدا ترسی کا نام ونشان نہیں۔ مسلمانوں کو خصوصاً آپ ﷺ کے اسوہ کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور عدل وانصاف اور رحم دلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ تاکہ دیگر اقوام بھی اس پاکیزہ نمونہ کی طرف نگاہ کریں تاکہ تمام بنی نوع اس تباہی سے بچ سکیں جس کی طرف وہ بڑی تیزی سے دھکیلے جا رہے ہیں اور اس سے بچنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اس منشور پر عمل کریں جو حضور ﷺ نے تمام انسانوں کو امن وعافیت کے قیام کے لئے عطا فرمایا۔

اس موقعہ پر ہم آنحضرت ﷺ کی اس عظیم اور تاکیدی آخری نصیحت کو بھی پیش کرتے ہیں جو آپ نے تمام بنی نوع کو مخاطب کر کے بیان فرمائی اور قیامت تک کے لئے امن وعافیت کی ضامن ہے آپ حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے عظیم میدان میں جبکہ ایک لاکھ سے زیادہ افراد جمع تھے فرماتے ہیں: لوگو! مجھے سن لو میں تمہیں وضاحت کے ساتھ بتلا دوں کیوں کہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد اس مقام پر میں تم سے کبھی ملوں گا۔ لوگو! ارشاد ربّانی ہے کہ ’’اے لوگو ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تم کو مختلف شاخوں اور قبائل میں بانٹ دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ اس لئے نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کالا سفید رنگ والے سے افضل ہے اور نہ گورا کالے سے۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیز گاری پر ہے۔ سارے انسان آدم کی اولاد سے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا۔ آئندہ برتری کے تمام وعدے اور خون و مال کے جملہ مطالبات میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ ہاں بیت اللہ کی تولیت اور حجاج کو پانی پلانے کی خدمت حسب معمول باقی رہیں گی۔ اے جماعت قریش! تم خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح مت آؤ کہ تمہاری گردنوں پر دنیا کا بوجھ ہو۔ اور دوسرے لوگ آخرت کا توشہ لے کر حاضر ہوں۔ یاد رکھو اس صورت میں خدا کے حضور میں تم کو کچھ فائدہ نہ دے سکوں گا۔ اے قبیلہ قریش! خدا نے تمہاری نخوت کو جس کا تعلق زمانہ جاہلیت سے ہے ختم کر دیا ہے۔ آباؤ اجداد کی عظمت پر فخر کرنے کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے خون اور مال اور عزتیں ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے پر کلیۃ حرام کر دی گئی ہیں ان امور کی عظمت ایسی ہے جیسی اس دن کی۔ اور اس مہینہ (ذی الحجہ) کی اس شہر (مکہ) میں ہے تم سب کو خدا سے ملنا ہے وہ تم سے تمہارے کاموں کے متعلق پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا مبادا ایک دوسرے سے باہم الجھ پڑو۔ اور کشت وخون تک نوبت پہنچ جائے۔ اگر کسی کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ امانت رکھوانے والے کو پہنچا دے۔ لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔ ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اور انہیں اپنے جیسا ہی لباس پہناؤ۔ میں زمانہ جاہلیت کے معاشرہ کو ختم کرتا ہوں۔ زمانہ جاہلیت کے تمام خون اب کالعدم ہیں۔ پہلا خون جس کے انتقام کو میں کالعدم کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون ہے۔ جس کو بنو ہذیل نے قتل کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سودی کاروبار کو ختم کرتا ہوں اور پہلا سود جسے میں ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ جو اب کلیۃ کالعدم ہے۔ لوگو! خدا نے ہر حق دار کا حق عطا کر دیا ہے۔ آئندہ کسی وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔ بچہ اس کی طرف منسوب ہوگا جس کے بستر پر اس کی پیدائش ہوگی اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ اور ان کا حساب خدا کے ہاں ہوگا۔ جو کوئی اپنا نسب بدلے یا کوئی غلام اپنے آقا کے سوا کسی اور کو آقا ظاہر کرے اس پر خدا کی لعنت۔ قرض کی ادائیگی واجب ہے۔ عاریۃ لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔ ہدیہ کا بدلہ دینا چاہئے۔ اور ضامن تاوان ادا کرے کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو۔ اور وہ خوشی خوشی دے۔ اپنے نفسوں پر اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ بیوی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے اے لوگو! تم پر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں خواتین پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ اور وہ کوئی خیانت نہ کریں کوئی کھلی بے حیائی کا کام نہ کریں اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان سے قطع کر لو اور ان کو معمولی جسمانی سزا دو۔ اور اگر وہ ان امور سے باز آجائیں (اصلاح کر لیں) تو معمول کے مطابق ان کا نان ونفقہ اور لباس تم پر فرض ہے خواتین سے اچھا سلوک کرو کیونکہ وہ تمہارے ماتحت ہیں۔ اور وہ اپنی ذات کے لئے کچھ نہیں کر سکتیں ان کے متعلق خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تم نے انہیں خدا کے نام پر لیا۔ اور وہ تمہارے لئے اسی نام پر حلال ہوئیں لوگو! میری بات سمجھ لو میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ میں نے تم میں ایک ایسی اہم چیز چھوڑی ہے اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے وہ (اہم چیز) خدا کی کتاب اور اس امر کا خیال رکھنا کہ دین کے معاملہ میں غلو سے بچنا تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ اب شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ اب اس کی اس سرزمین میں عبادت کی جائے گی لیکن اس بات کا امکان ہے کہ ایسے امور میں جن کو تم معمولی سمجھتے ہو اس کی اطاعت کر لی جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے اس لئے تم اپنے دین کے سہارے پر ان امور سے بچتے رہو۔ لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو اور پنجوقتہ نماز ادا کرتے رہو اور مہینے بھر کے روزے رکھو اور اپنے اموال کی زکوۃ خوشی سے ادا کرتے رہو اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ سن لو! مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا اور اب نہ والد کے بدلے میں بیٹا مجرم ہوگا اور نہ ہی بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔ سنو! جو لوگ یہاں حاضر ہیں وہ یہ امور ان اشخاص کو پہنچا دیں جو یہاں نہیں ہیں کیونکہ ممکن ہے جس کو یہ پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھنے والا ہو تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تم جواب میں کیا کہو گے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ ہم اس امر کی شہادت دیں گے کہ آپ نے امانت ادا کر دی۔ اور آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ اور خیر خواہی فرمائی۔ یہ جواب سن کر آپ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے (اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) تین مرتبہ فرمایا خدایا گواہ رہنا، خدایا گواہ رہنا، خدایا گواہ رہنا۔ (جمہرۃ الخطب) اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا ایمان افروز تذکرہ

آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں

☆ ’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پاسکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدّی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی دعائیں اور دُرود اور وظائف یہ سب انسان کو صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سوتم ان سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا۔ گویا اپنی الگ شریعت بنالی۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز وروزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازہ کو کھولنے کی کوئی اور کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں اور اَور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 79)

☆ ’’مَیں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا رُوحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مَیں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔‘‘

☆ ’’دیکھو! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے رُوح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے۔ تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزا ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مُردہ پرستیاں ہیں۔

کہاں ہیں مُردہ پرست؟ کیا وہ بول سکتے ہیں؟

کہاں ہیں مخلوق پرست؟ کیا وہ ہمارے سامنے ٹھہر سکتے ہیں؟

کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا۔ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہوں گے اور عنقریب وہ چھپتے پھریں گے اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آ گیا ہے کہ اسلام کی سچائی کا نُور منکروں کے منہ پر طمانچے مارے گا اور انہیں نہیں دکھائی دے گا کہ کہاں چھپیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 2)

☆ ’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں اس درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں، یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مُرسَلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔‘‘ (سراجِ منیر صفحہ 82)

☆ ’’خداوند کریم نے اس رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علومِ لدُنّیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق ومعارف سے اس ناچیز کے سِینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیّات اور عنایات اور یہ سب تفضّلات اور احسانات اور یہ سب تلطّفات اور توجّہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مُکالمات اور مخاطبات بہ یُمنِ متابعت ومحبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘

جمالِ ہمنشیں درمَن اثر کرد...... ☆ ......وگرنہ مَن ہماں خاکم کہ ہستم

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 540 حاشیہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
پاکیزہ نعتیہ منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا	نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر	لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے	اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدُّجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے	میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے	دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی	دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے	وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے	جو راز تھے بتائے نِعم العطاء یہی ہے
آنکھ اس کی دُور بیں ہے دل یار سے قریں ہے	ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے	دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں	وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا	وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سَو سَو دلوں پہ پھندے	پھر کھولے جس نے جِندے وہ مجتبیٰ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ	باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مِرا یہی ہے

☆ ’’ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجُز اقتداء اس امام الرُّسُل کے حاصل ہوسکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 138)

☆ ’’وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں میں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 16)

☆☆☆☆☆

ارشادات خلفائے کرام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ارشادات حضرت خلیفة المسیح الاولؓ

حضرت محمد ﷺ سید الرسل، خاتم الانبیاء ہیں۔جن لوگوں نے آپ کا زمانہ پایا وہ آپ پر ایمان لائے اور متقی بنے۔لیکن آخر آپؐ فوت ہوئے اور ہمیشہ کے لئے ان لوگوں میں نہ رہے۔ ہاں آپؐ کے انفاس طیبہ دیر تک رہے اور رہیں گے اور یہ ہر ایک نبی اور مامور کے ساتھ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ کسی کے انفاس طیبہ بہت دیر تک رہتے ہیں، کسی کے تھوڑی دیر تک۔لیکن وہ بذات خود ان میں نہیں رہتے۔دیکھو جس مسیح کو دو ہزار برس سے زندہ کہتے تھے آخر وہ بھی مردہ ثابت ہوا۔اس کے پجاریوں نے اسے آسمان پر زندہ کہا مگر زمین نے مردہ ثابت کیا اور اس کے انفاس بھی مر گئے۔تعلیم کا یہ حال ہوا کہ خدا کا بیٹا بنایا گیا۔اسی لئے ہماری تعلیم میں آنحضرت ﷺ کے نام کے ساتھ ''عبده ورسوله'' کا لفظ ایزاد ہوا کہ کہیں سابقہ قوموں کی طرح گمراہ ہو کر متبوع کو خدا نہ بنا بیٹھیں اور جب خدا کی توحید کا بیان کریں تو ساتھ ہی ساتھ آپ کی عبودیت کا بھی ذکر کیا جاوے۔اگر ایسی تعلیم عیسائیوں کے ہاتھ ہوتی تو وہ گمراہ نہ ہوتے۔'' (خطبہ عید الفطر ۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء، خطبات نور جلد ا ص ۱۵۵)

''دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں، اپنے ساتھ خارق عادت نشان لے کے دنیا میں آئے، مگر ان محسنوں، ان ہادیوں کے لئے کوئی دعا نہیں کرتا بلکہ انہیں معبود سمجھ کر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے۔یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم ﷺ کے لئے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں کی ایک جماعت درد دل سے اللھم صل علیٰ محمد نہ پڑھ رہی ہو۔زمین گول ہے۔اس لئے مغرب و عشاء، ظہر و عصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لئے مانگتے ہیں۔اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپ کے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے۔آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ۔پھر آپ کا دین کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پر (یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے۔بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد) اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچے راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تا کہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا، اس بات کا مجھے خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا ''سلام'' ہے۔پھر مکہ دار السلام پھر مدینہ دار السلام فتنہ دجال سے۔نبی کریمؐ کیلئے بھی یعصمک من الناس (المائدہ:۶۸) آچکا ہے۔اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام۔پس اسلام ہر طرح سلامت رہے گا۔فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔''

(خطبہ عید الضحیٰ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء، خطبات نور جلد ا ص ۲۷۵)

محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ہے

(منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی الله عنه)

محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ہے — کہ وہ کُوئے صنم کا رہنما ہے
مِرا دل اس نے روشن کر دیا ہے — اندھیرے گھر کا میرے وہ دِیَا ہے
خبرلے اے مسیحاؑ دردِ دِل کی — ترے بیمار کا دم گُھٹ رہا ہے
دلِ آفت زدہ کا دیکھ کر حال — مِرا زخمِ جگر بھی ہنس رہا ہے
کسی کو بھی نہیں مذہب کی پَروا — ہر اِک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے
بھنور میں پھنس رہی ہے کشتیٔ دیں — تلاطم بحرِ ہستی میں بپا ہے
سروں پر چھا رہا ہے ابرِ ظلمت — اُسی سے جنگ ہے جو ناخُدا ہے
خدایا اِک نظر اِس تفتہ دِل پر — کہ یہ بھی تیرے دَر کا اِک گدا ہے
غمِ اسلام میں مَیں جاں بلب ہوں — کلیجہ میرا منہ کو آرہا ہے
ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم — ہمیں پر اس پہ رونا آرہا ہے
مسیحاؑ کو نہیں خوف و خطر کچھ — حمایت پر تُلا اس کی خدا ہے
ہوئے ہیں لوگ دشمن امرِ حق کے — اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے
حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس سے — کلامِ پاک ہی آبِ بقا ہے
ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو! — تمہارے سر پہ سورج آگیا ہے

زمین و آسماں ہیں اس پہ شاہد
جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے

ارشادات حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ

''اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو معرفت کا ایک خزانہ دے کر اس دنیا میں مبعوث کیا ہے۔اور آپ کی بعثت کے بعد کسی اور کے پاس یہ خزانہ تو کیا اس کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی باقی نہیں رہا اور اس فضیلت کی چابی نبی اکرم ﷺ کو دی گئی اور اس تالے کے اوپر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہے۔اگر کوئی شخص اس خزانے میں داخل ہو کر اس خزانے سے حصہ لینا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سے اس کی کنجی حاصل کرے پھر اس کے لئے ممکن ہوگا کہ وہ خزانہ کھولے اور اس میں داخل ہو اور محمد ﷺ کو جو چابی اس خزانہ کے لئے دی گئی ہے اس کا نام ہے ''اسوۂ حسنہ'' یہی چابی ہے جس سے معرفت کے خزانے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا چاہتا ہے اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے قیام سے پہلے اس کی ذات اور اس کی صفات کا عرفان ضروری ہے۔اور یہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس معرفت کے خزانے کی چابی اس کے پاس نہ ہو اور چابی اس کو ملتی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کے مطابق اپنی زندگی کے دن گذارتا ہے پس اگر تم خدا سے زندہ تعلق رکھنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس اسوہ کو اپناؤ اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو گذارو اور اپنے ماحول میں بھی اسے قائم کرنے کی کوشش کرو۔''

(خطبہ جمعہ ۲۳ ا اگست ۱۹۶۸ء، خطبات ناصر جلد ۲ ص ۲۶۷)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے (اور درحقیقت دنیا کو بتانے کے لئے) فرمایا وانک لعلیٰ خلق عظیم کہ اے رسول! تجھے خلق عظیم کا ایسا عظیم الشان معجزہ دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نبی کو اس رنگ میں اس عظمت و شان کا معجزہ عطا نہیں ہوا۔اس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے دل تیری طرف مائل ہونگے۔لوگ تجھ سے تعلق محبت قائم کریں گے وہ تیرے طفیل اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کریں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جو بہت سے روحانی معجزے عطا فرمائے تھے ان میں سے آپ کا سب سے بڑا معجزہ حسن اخلاق کا معجزہ تھا۔آپ کے اس اخلاقی معجزہ نے دنیا کے دلوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور انہیں غفلت کے پردوں سے باہر نکالا۔آپکا دوسرا معجزہ جو دراصل اس اخلاقی معجزہ کے پہلو بہ پہلو چل رہا ہے وہ حسن معاملہ یا حسن سلوک کا معجزہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم کے اس فقرہ میں فرمایا کہ اے رسول! تجھے ہم نے رحمة للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ساری دنیا یعنی پوری انسانیت کے لئے، قطع نظر اس کے کہ ان کے رنگ سفید ہیں یا گندمی، سرخی مائل ہیں یا سیاہ، قطع نظر اس کے کہ وہ چھوٹے قد کی قومیں ہیں یا لمبے قد کی۔قطع نظر اس کے کہ وہ امیر ہیں یا غریب۔قطع نظر اس کے کہ وہ تعلیم یافتہ ہیں یا جاہل اور تعلیم کی نعمتوں سے محروم ہیں۔قطع نظر اس کے کہ ان کی طاقتوں اور قوتوں کی صحیح طور پر نشو ونما ہوئی ہے یا غلط طور پر ہوئی ہے ہم نے ہر ایک انسان کے لئے تجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔نبی اکرم ﷺ کو یہ دو زبردست ہتھیار عطا کئے گئے تھے ایک تو اخلاق ایسے کہ کسی آنکھ نے کسی اور میں ان کا مظاہرہ نہ دیکھا دوسرے معاملہ ایسا کہ انسانیت اپنے کمال پر پہنچ کر بھی اس قسم کے حسن معاملہ یا حسن سلوک کا مظاہرہ نہیں کر سکتی۔آپ انسانی اخلاق کا بہترین نچوڑ اور مرکزی نقطہ تھے اولین اور آخرین کے لئے برکات کا موجب تھے۔بنی نوع انسان کے لئے رحمتوں کا سرچشمہ تھے۔'' خطبہ جمعہ ۱۱ اگست ۱۹۶۹ء خطبات ناصر جلد ۲ ص ۷۸۶)

ارشادات حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ

''آنحضور ﷺ امانت میں بلند ترین مقام پر فائز تھے اگرچہ ہر نبی کو امین ہونا لازم ہے۔یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کسی کو رسول بنائے اور امین نہ بنائے بلکہ امین ہونا نبوت کے لئے شرط اول ہے جب تک کوئی امین نہ ہو اللہ تعالیٰ نبوت اور رسالت کی امانت اس کے سپرد نہیں فرماتا لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے آنحضرت ﷺ کی خصوصی شان دو پہلوؤں سے نمایاں طور پر نظر آتی ہے اول یہ کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی انبیاء کے امین ہونے کا ذکر ہے وہاں یا تو انبیاء نے خود اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ دیکھو! ہم امین ہیں اور جب دنیا کے معاملات میں امین ہیں اور تم جانتے ہو کہ ہم امین ہیں تو خدا کے معاملہ میں ہم کیسے امانت میں خیانت کر سکتے تھے دوم یہ کہ قوم نے ان کو امین کہا اور دوسروں نے ان کے حق میں گواہی دی کہ یہ امین ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کے سوا کسی اور رسول کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ گواہی نہیں ملتی کہ یہ امین ہے یہ صرف اور صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو اعزازی مقام حاصل ہے کہ آپؐ کی امانت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ یہ امین ہے چنانچہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (خطبہ جمعہ ۹ دسمبر ۱۹۸۳ء، خطبات طاہر جلد ۲ ص ۶۱۶)

''آج زمانہ شاہد اور چاند سورج گواہ ہیں اور آپ اور میں اور سب روئے زمین پر بسنے والے غلامان غلام احمد شہادت دیتے ہیں کہ یہ اسی رسول عربی کی قوت قدسیہ تھی جو شعاع نور بن کر تیرہ صدیوں کا سینہ چیرتی ہوئی گذری اور

ایک عاشق غلام کے دل میں نازل ہوئی اس نور نے اس سینے کو بھر دیا اور زمین و آسمان حیرت سے یہ معجزہ دیکھنے لگے کہ پنجاب کی مٹی سے اس زمانے کا مسیح پیدا ہوا۔ وہی ہمارا آقا ہمارے دل و جان سے زیادہ پیارا آقا جس کا جمال جمال خداوندی کے بعد اپنی ہر شان میں بے مثال تھا۔ وہ جس کے عکس روح کی تاثیر سے چہروں کے نقوش جلد جلد اپنی ہیئت بدلنے لگتے تھے اور دیکھتے دیکھتے جمال کے قالب میں ڈھل جاتے تھے۔ وہ حسینان عالم کو شرمندہ کرنے والے حسن جس کے مقابل پر حسن یوسف کی شمع بے نور دکھائی دینے لگی اور جس کے پرتو نے ہزاروں چہروں کو حسن یوسف عطا کیا۔ دنیا و مافیھا اس پر نثار، دل و جان اس پر فدا ہوں۔ اس کے ذکر سے روح اہتزاز کرتی ہے اور جان فدا ہونے کو بے قابو ہوتی جاتی ہے۔ اے میرے آقا! سن کہ بے اختیار دل کی پنہائیاں تجھے پکارتی ہیں کہ

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعیٰ الیک الخلق کالظمآن

(تقاریر جلسہ سالانہ ص ۸۲)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”حضرت عائشہؓ نے کسی پوچھنے والے کو جواب دیا کہ تم جو آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو، کیا قرآن کریم میں نہیں پڑھا اس زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کی گواہی کافی نہیں ہے۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم کہ اے رسول! تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔ تو نمونے تو وہی بنا کرتے ہیں جو کسی چیز کے اعلیٰ مقام پر ہوں۔ جنہوں نے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے ہوں۔ دنیا میں تو کسی ایک یا دو باتوں یا چیزوں میں کوئی اچھا معیار حاصل کرلے تو اس کی مثال دی جاتی ہے۔ اور وہ معیار بھی ایسے نہیں ہوتے جس کو کہہ سکیں کہ اس کی انتہا ہوگئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نبی ہر معاملے میں اعلیٰ نمونہ ہے۔ چاہے وہ گھریلو معاملات ہوں یا قومی اور ملی معاملات ہوں یا اعلیٰ روحانی معاملات ہوں، اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کی باتیں ہوں یہی ایک نمونہ ہے جو تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جسکو اللہ کی ذات پر یقین ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آخرت کا ایک دن مقرر ہے جہاں اس کا حساب کتاب ہوگا، اور اس کی تیاری کے لئے وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، اس کی عبادت کرتا ہے تو اسکو پھر ان راستوں پر چلنا ہوگا جن پر آنحضرت ﷺ نے ہمیں چل کر دکھایا ہے۔ تبھی اللہ تمہاری ان دعاؤں اور اس کا قرب پانے کی امیدوں پر بھی نظر کرے گا۔ اس لئے ان راستوں کو بھی تلاش کرو۔ ان کی تلاش میں رہا کرو کہ وہ کون کون سے راستے ہیں جن پر اللہ کا یہ پیارا نبی چلا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا جو بلند مقام ہے، جو اعلیٰ نمونے آپ نے قائم کئے ہیں ان کو تو کبھی بھی مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔“

(خطبہ جمعہ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۴ء، خطبات مسرور جلد ۲ ص ۹۰۶)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

(نعتیہ کلام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرتِ سیّدِ وُلدِ آدم، صلّی اللہ علیہ وسلّم
سب نبیوں میں افضل و اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

نام محمدؐ، کام مکرّم، صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ کامل، رَہبرِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپکے جلوۂ حُسن کے آگے، شَرم سے نوروں والے بھاگے
مہرو ماہ نے توڑ دیا دم صلی اللہ علیہ وسلم

اِک جلوے میں آنًا فانًا بھر دیا عالَم، کر دیئے روشن
اُتّر دَکّھن پورب پچھّم، صلی اللہ علیہ وسلم

اوّل و آخر، شارِع و خاتَم
صلی اللہ علیہ وسلم

ختم ہوئے جب کل نبیوں کے دورِ نبوت کے افسانے
بند ہوئے عرفان کے چشمے، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے

تب آئے وہ ساقیٔ کوثر، مَستِ مَئۓ عرفان، پیمبر
پیرِ مُغانِ بادۂ اَطہر، مَے نوشوں کی عید بنانے

گھر آئیں گھنگھور گھٹائیں، جھوم اُٹھیں مخمور ہوائیں
جھک گیا ابر رحمتِ باری، آبِ حیاتِ نَو برسانے

کی سیراب بلندی پَستی، زندہ ہوگئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھاگئی مستی، اِک اِک ظرف بھرا بَرکھا نے

اِک برسات کرم کی پیہم
صلی اللہ علیہ وسلم

چارہ گروں کے غم کا چارہ، دُکھیوں کا امدادی آیا
راہنما بے راہرووں کا، راہبروں کا ہادی آیا

عارف کو عرفان سکھانے، مُتّقیوں کو راہ دکھانے
جس کے گیت زَبور نے گائے، وہ سردار منادی آیا

وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردا دی، آیا

صدیوں کے مُردوں کا مُحی، صَلِّ عَلَيْهِ كَيفَ يُحْي
موت کے چنگل سے انسان کو دلوانے آزادی آیا

جس کی دعا ہر زخم کا مرہم
صلی اللہ علیہ وسلم

شیریں بول، اَنفاس مطہر، نیک خصائل، پاک شَمائل
حاملِ فرقاں، عالم و عامل، علم و عمل دونوں میں کامل

جو اُس کی سرکار میں پہنچا، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا، ماں نے جنا تھا گویا کامل

اُس کے فیضِ نگاہ سے وَحشی، بن گئے حلم سکھانے والے
مُعطی بن گئے شہرۂ عالم، اُس عالی دربار کے سائل

نبیوں کا سرتاج، ابنائے آدم کا معراج محمد
ایک ہی جَست میں طے کر ڈالے، وصلِ خدا کے ہفت مراحل

رب عظیم کا بندہ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

محمد پر ہزاروں رحمتیں ہوں

محمدؐ ہے ہمیں سب سے پیارا
محمدؐ محسنِ اعظم ہمارا

محمدؐ ہم کو دیتا ہے سہارا
محمد ہادیٔ کامل ہمارا

جو ہے اسلام کا بانی ہمارا
وہی سردار ہے دونوں جہاں کا

محمدؐ سے ملا ہے نور سارا
محمدؐ سے ہی سب کچھ ہم نے پایا

کیا چہرہ خدا کا آشکارا
محمدؐ نے دکھایا حسن مولیٰ

لیا بدلہ محبت سے ہی سارا
کیا اہلِ ستم سے درگذر بھی

دیا عورت کو بھی اس نے سہارا
وہ بیواؤں، یتیموں کا تھا والی

نہیں آئے گا اب کوئی دوبارہ
اُسی کے فیض سے آیا مسیحا

یہ دیکھا ہم نے آنکھوں سے نظارہ
خلافت پھر سے جاری ہوگئی ہے

محمدؐ پر ہزاروں رحمتیں ہوں
اُسی کا ہی تو ہے یہ فیض سارا

(خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

خطبہ جمعہ

دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے احمدیوں کا اخلاص و وفا ناقابل مثال ہے گو کہ اظہار کے طریقے مختلف ہیں۔ اور ہندوستان کے اس حصّہ (کیرالہ) کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک طریق ہے۔

احمدیوں کی گرمجوشی اور خوشی اور خلافت سے محبت کا اظہار صرف اور صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کے ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے

اس تعلق اور اس جذبہ کو نہ صرف کبھی آپ نے مرنے نہیں دینا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور نیک اعمال ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ماننے کی توفیق دی ہے تو اس پیغام کو ایک خاص کوشش اور جدوجہد کے ساتھ آگے پہنچائیں

(کالی کٹ (کیرالہ۔انڈیا) میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کا ورود مسعود اورخطبہ جمعہ جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام عالم میں نشر کیاگیا۔ کیرالہ کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کا تذکرہ اور عبادات اور نیک اعمال میں ترقی اور بدعات و غلط رسومات سے بچنے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں خصوصی جدوجہد کرنے کی اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -فرمودہ 28 رنومبر 2008ء بمطابق 28 رنبوت 1387 ہجری شمسی بمقام بیت القدوس۔کالی کٹ۔کیرالہ (انڈیا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ہندوستان کے اس علاقے میں بھی آنے کی توفیق دی۔ 2005ء میں جب مَیں قادیان آیا تھا اُس وقت بھی کیرالہ کے بعض مخلصین کا اصرار تھا کہ کیرالہ بھی ضرور آئیں لیکن حالات ایسے تھے کہ اس وقت فوری طور پر پروگرام نہیں بن سکتا تھا۔مَیں نے اس وقت ان سے کہا تھا کہ آئندہ انشاء اللہ آنے کی کوشش کریں گے۔سو اللہ تعالیٰ نے آج محض اپنے فضل سے اس بات کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ یہ بالکل حقیقت ہے کہ جب تک انسان خود کسی چیز کا مشاہدہ نہ کرلے اس کے بارہ میں جو بھی معلومات ہوں صحیح طرح ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔مَیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا اور بھی زیادہ شکرادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں آکر آپ لوگوں سے ملنے اور آپ لوگوں کے اخلاص و وفا کو دیکھنے کا موقع عطا فرمایا۔گو اس صوبہ کے، اس علاقہ کے جتنے بھی لوگوں سے مَیں قادیان یا لندن میں ملا ہوں انہیں اخلاص و وفا سے پُر ہی پایا ہے لیکن یہاں آکر جماعت کو دیکھ کر اور ہر مرد، عورت، بچے، بوڑھے، جوان کو دیکھ کر اور ان کے اخلاص و وفا کے معیار کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فضلوں کا جو اندازہ ہوا ہے وہ آپ لوگوں سے ملنے کے بغیر نہیں ہوسکتا تھا۔

ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ ان میں انڈونیشین احمدیوں کی طرح کا ڈسپلن اور اخلاص ہے۔کوئی کہہ رہا تھا کہ افریقنوں کی طرح کا اخلاص ہے، گو کہ افریقنوں کے اخلاص کے اظہار میں جوش بھی بہت نمایاں ہوتا ہے۔لیکن مَیں کہتا ہوں کہ دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے احمدیوں کا اخلاص و وفا ناقابل مثال ہے گو کہ اظہار کے طریقے مختلف ہیں اور ہندوستان کے اس حصّہ کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک طریق ہے۔ یہ حصّہ جو قادیان سے ہزاروں میل دور ہے، اس حصّہ میں رہنے والے احمدیوں میں سے شاید بڑی تعداد ایسی ہو جنہوں نے براہ راست خلیفہ وقت سے پہلی مرتبہ ملاقات کی ہو۔لیکن بوڑھوں، جوانوں ،بچوں کی آنکھوں میں پہچان اور جذبات کا ایک خاموش اظہار کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو ختم کرنے میں روک بن سکے، اسے مَیں نے دیکھا ہے۔

یہ سب کچھ حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ کیا ان جذبات کے اظہار کے بعد بھی دوسرے مسلمانوں کو شک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور بھیجے ہوئے نہیں ہیں؟ جماعت کی بڑی مسجد شہر کے مرکز میں ہے اور آتے جاتے لوگ احمدیوں کی گرمجوشی اور خوشی کو دیکھ رہے ہیں، خلافت سے محبت کا اظہار ہو رہا ہے اور یہ صرف اور صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کے ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔اور ہماری منزل مقصود کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ مرتے دم تک وہ کام کئے جانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو آسان بنانے والے ہوں۔وہ کام کرتے چلے جانا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی کامل اطاعت کا حامل بنانے والے ہیں۔وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق، زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پس جس جذبہ کا اظہار مَیں نے دیکھا کہ کس طرح یہاں کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی محبت کی وجہ سے آپ کے نظام خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اس کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کو اسی صورت میں قائم رکھا جا سکتا ہے جب ہم اس بنیادی مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنے والے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔

آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر وہ معیار حاصل کرنا جن کی آپ علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے، ہمارا ہدف یا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو خلافت کے متعلق ترانے پڑھنا اور نظمیں پڑھنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

لوگ دنیاوی لیڈروں سے بھی جذباتی تعلق اور عقیدت رکھتے ہیں۔ دنیاوی مقاصد کے لئے بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں۔ جو لوگ بظاہر یہ قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں، یہ سب نام نہاد قربانیاں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہیں اور ان علماء اور لیڈروں کے پیچھے چل کر کرتے ہیں جو خود کسی ایسے رہنما کو چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہو اور وہ اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے علاوہ کوئی نہیں۔ پس حقیقی قربانی کا شعور اور مقاصد کے حصول کے لئے راہیں متعین کرنا صرف احمدی کے ہی نصیب میں ہے اور اس کے علاوہ ہر احمدی کو اس تعلیم کو سمجھتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قرآن اور سنّت کی روشنی میں پیش فرمائی، اپنانے اور اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم سچے اور حقیقی احمدی کہلانے کے قابل ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا‘‘۔ یعنی راستبازوں کا معجزہ آسمان سے ملے گا۔ ’’جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے، تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو‘‘۔

آپؑ نے فرمایا: ’’تم اَبْنَاءُ السَّمَآءِ بنو، نہ اَبْنَآءُ الْاَرْض۔ اور روشنی کے وارث بنو، نہ کہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 45)

پس یہ وہ اعلیٰ معیار ہے، وہ ٹارگٹ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیا ہے۔ انسان کمزور واقعہ ہوا ہے، زندگی میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے اس لئے اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ایک احمدی کو مسلسل کوشش اور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد اور ان اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے طریقہ بھی بتا دیا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے صاف ربط پیدا کرنا۔ ایک خالص تعلق پیدا کرنا۔ اور وہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ وہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب ہم اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنے والے ہوں گے اور وہ مقصد پیدائش خدا تعالیٰ نے ہمیں خود بتا دیا اور فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اگر اس مقصد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر حاصل کرنے کی کوشش ہم کرتے رہیں گے تو اُن اَعمال کے نہ کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی جن کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ اور ان نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ رہے گی جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ہم معاشرے کے حقوق ادا کرنے والا بنانے والے ہوں گے اور پھر یہ اعمال ہمیں مزید اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائیں گے۔ اور پھر خلافت کی نعمت کا بھی انہی لوگوں سے وعدہ ہے جو اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے شرک سے بکلّی پاک اور اس کے عبادت گزار ہیں۔

پس اگر ہم نے اس انعام کو اپنے پر جاری رکھنا ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی، تو اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لئے جو راستے ہمیں بتائے ہیں اور جو طریق ہمیں سکھایا ہے اس میں سب سے اہم پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ پس ہر عورت، مرد، بچہ، بوڑھا ہمیشہ یاد رکھے کہ اگر اس کی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت نہیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا نہیں، تو نہ ہم اعمال صالحہ کے اُس معیار کو حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں جو ہمیں بتائے گئے ہیں اور نہ انسان اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات سے حصہ لے سکتا ہے جو عبادت کے ساتھ مشروط ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 15)

پس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد تقویٰ سے متعلق سب سے بڑی شرط نمازوں کی ادائیگی ہے اور نمازوں کی ادائیگی اس طرح نہیں کہ جیسے کوئی بوجھ سر سے اتارا جا رہا ہے کہ جلدی جلدی ختم ہو اور پھر جا کر اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ نہیں، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اب دیکھیں جب ہم کسی بڑی ہستی کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو ایک خوف ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو سب سے بالا ہستی ہے اس کی عبادت کرتے ہوئے جب ہم یہ سوچ رکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں تو کس قدر ہماری خوف کی حالت ہوگی اور یہی حالت ہے جو خالص عبادت گزار بناتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر ایک میں یہ حالت ایک دم پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھتے ہوئے اگر یہ حالت نہیں کہ تم سمجھو کہ خدا کو دیکھ رہے ہو تو کم از کم یہ خیال کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دلوں کا حال جانتا ہے۔ جب یہ خیال ہوگا کہ وہ سب طاقتوں والا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو اُس کی عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اس طرح خالص ہو کر عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوگی۔ ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے بنیں گے جو دنیاوی لذات، دنیاوی کاروبار، دنیاوی مقاصد کو ثانوی حیثیت دے رہے ہوں گے۔ اور یہ چیز ہے جو ہمیں اَبْنَاءُ السَّمَاءِ بنائے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اس مقام پر لانے والی ہوگی جس سے ہم حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کئے جانے والے بنیں گے۔ یہ باتیں اس لئے نہیں بیان کی جا رہیں کہ جن لوگوں کو یہ حالت میسر نہیں آتی وہ مایوس ہو کر ایک طرف بیٹھ جائیں کہ ہم تو یہ معیار نہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہم نے کیا ہے اس لئے ہم جماعت سے باہر ہو گئے۔ بلکہ یہ وہ اعلیٰ معیار ہیں جن کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ آگے بڑھنے والی جماعتوں کے لئے ہمیشہ بڑے ٹارگٹ مقرر ہوتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکتیں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف: 157) کہ میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔ پس ہم جو حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل رہا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کا ہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ جو حاصل نہیں کر سکتے یا نہیں کیا تو مایوس ہو گئے۔ بلکہ بڑھتے چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور پھر من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان انعاموں اور فضلوں کے ہم وارث بن رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے مقدر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے ہیں۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نفل پڑھنے والے ہیں۔ جماعت کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے جماعت پر پھر مجموعی لحاظ سے فضل فرماتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے افراد کی اکثریت کو اس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں جو آپؑ نے بیان فرمایا ہے تاکہ جماعت کے ہر فرد کا اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ ہر فرد جماعت وہ فیض پانے والا بنے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے پاتے ہیں۔ جتنا زیادہ ہر فرد جماعت کے تقویٰ

کا معیار بڑھے گا اتنی جلدی ہم احمدیت کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے ماحول میں ان نیک اعمال کی وجہ سے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ہم دوسروں کو بھی اپنی طرف کھینچنے والے ہوں گے۔ ہماری ان عبادتوں کی وجہ سے ہماری دعوت الی اللہ کی کوشش بھی بارآور ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سوں کو مَیں نے ملاقات کے دوران اخلاص و وفا سے پُر پایا ہے۔ اور ان کو دعاؤں کی قبولیت پر یقین سے پُر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی رضا کی کوشش ان کی باتوں سے عیاں تھی۔ بہت سی عورتوں اور مردوں نے اپنے اور اپنی اولاد کے دین میں ترقی کرنے کی باتیں کی ہیں ان کے لئے دعا کے لئے کہتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت اور جماعت سے بھی ان لوگوں کا پختہ تعلق ہے۔

پس اس تعلق اور اس جذبہ کو نہ صرف کبھی آپ نے مرنے نہیں دینا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرنی ہے۔ اور اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور نیک اعمال ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

اپنے آپ کو ہر مخفی شرک سے بھی بچائیں۔ یہاں آپ کے آپس میں مختلف مذاہب کے ساتھ تعلقات ہیں اور اُن کی وجہ سے، آپس میں ملنے جلنے کی وجہ سے، بعض بدعات اور غلط رسومات راہ پا جاتی ہیں اپنے آپ کو ان سے ہمیشہ بچا کر رکھیں۔ کیونکہ یہی باتیں پھر آہستہ آہستہ شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ یہاں تعلیم کا معیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس صوبہ میں احمدی بھی باقی آبادی کی طرح 100 فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔ تو اس تعلیم کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے استعمال کریں۔ دینی تعلیم کا حصول بھی آپ لوگوں کا ایک اہم مقصد ہونا چاہئے تا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کے ساتھ اپنے بچوں میں بھی دین سے تعلق پیدا کر کے ان کی حفاظت کرنے والے ہوں تا کہ آئندہ نسلوں کا ایمان بھی ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والا ہو۔ اور پھر اس دینی علم کو استعمال کر کے دعوت الی اللہ میں بھی اہم کردار ادا کرنے والے بنیں۔ یہ سرزمین ایسی ہے جہاں ہندوؤں کے علاوہ یہودی بھی آ کر آباد ہوئے پھر ان کی تلاش میں حضرت عیسیٰؑ کے خاص حواری حضرت تھومہ (Thomas) یہاں آئے، عیسائیت یہاں پھیلی۔ پھر جیسا کہ یہاں مشہور ہے حضرت مالکؓ بن دینار کے ذریعہ اور عرب تاجروں کے ذریعہ اسلام کی ابتداء یہاں اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ہوگئی۔ اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ماننے کی توفیق دی ہے تو اس پیغام کو ایک خاص کوشش اور جدوجہد کے ساتھ آگے پہنچائیں اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے اس حصّہ کی آبادی کو بھی لانے کی کوشش کریں کہ اب دنیا کی اصل نجات آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے میں ہی ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بھیجا ہے۔

پس اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلانا مقدر فرمایا ہے تو ایک کوشش کے ساتھ پھیلانے کی طرف توجہ کریں۔ دنیا کی توجہ اب پہلے سے بڑھ کر احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں بھی میڈیا کے ذریعہ محسوس کیا ہوگا اور مخالفت میں بھی اور سننے کے لئے بھی اب دنیا کی ایک خاص توجہ احمدیت کی طرف ہوگئی ہے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ اس لئے دعاؤں کی طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہی ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابی کا باعث بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نعتِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی کی کہانی چلی آپؐ سے ساری دنیا کی صورت بنی آپؐ سے
ہادیٔ کُل جہاں، رحمتِ عالمیں راہِ حق کی ہوئی آگہی آپؐ سے
وہ جو صدیوں کے اندھے تھے بینا ہوئے بُھولے بھٹکوں کو منزل ملی آپؐ سے
جونہی دنیا پہ چمکا سراجِ منیر ظلمتِ دہر غائب ہوئی آپؐ سے
جن پہ مدت سے طاری تھی اِک مُردنی ان کو بخشی گئی زندگی آپؐ سے
عشقِ احمدؐ کا پھل ہے مسیحؑ زماں اپنے مہدیؑ کی آمد ہوئی آپؐ سے
یہ بھی ختمِ نبوّت کا فیضان ہے آج ہم کو خلافت ملی آپؐ سے
"الجماعت" کا وعدہ بھی پورا ہوا اہلِ جنّت کی رہ کھل گئی آپؐ سے
ہر زمانے میں جاری ہے فیض آپؐ کا ہر زمانے میں ہے روشنی آپؐ سے
چشمۂ فیضِ صافی ہے ہر دم رواں نطق میرا، زباں ہے سبھی آپؐ سے
میں سخنور نہیں، میں تو کچھ بھی نہیں
مجھ کو توفیق مِدحت ملی آپؐ سے

(عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل-لندن)

فخر انسانیت بالیقیں آپ ہیں

میرے آقا رسولِ خدا آپ ہیں مصطفیٰ مجتبیٰ مرتضیٰ آپ ہیں
وجہ تخلیق ارض وسما آپ ہیں ہادی ورہنما پیشوا آپ ہیں
دل کا میرے تو بس مدعا آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں
ذات تیری ہی بس اب ہے قبلہ نما دہریوں کو سکھائے اصول دعا
بطحیٰ کی وادیوں سے اٹھی یہ صدا مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
فخر انسانیت بالیقیں آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں
مردہ روحیں ہوئیں آپ سے تازہ دم سر ہوئے پھر تو آگے خدا ہی کے خم
جھوٹ نے نہ لیا آپ کے آگے دم تیرے اعجاز آقا نہ گن پائے ہم
بس کہ میرے تو دلدار ہی آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں
وہ جو مکہ میں تھا ایک بطل جلیل تھا حقیقت میں وہ ہی خدا کا خلیل
اس کا چہرہ حسیں اس کی سیرت جمیل اس پہ ظاہر ہوا اس کا رب جلیل
حق کے پیارے نبی، با خدا آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں
ذات تیری مجسم دعا ہی دعا عرش تک تیری پہنچی جو آہ وبکا
تجھ پہ ظاہر ہوا تب وہ مولا ترا بھر دیا نور فرقاں سے سینہ ترا
مرشدومقتدا و امین آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں
آپ آئے تو تاریکیاں چھٹ گئیں کفر وبدعت کی ظلمات بھی ہٹ گئیں
نور قرآں کی مشعلیں جگ گئیں علم و عرفان کی مجلسیں جگ گئیں
لا جرم کہ حبیب خدا آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں
ہے وجود آپ ہی کا رؤف ورحیم آپ ہی ہیں نذیر و بشیر و کلیم
آپ کے خلق کامل رسول کریم حامل شریعت بر الرحیم
بس شکور و قریب و منیب آپ ہیں
میرے آقا رسول خدا آپ ہیں

(تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق الٰھی

(عبدالمومن راشد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر میں بچپن سے ہی جہاں شرک اور بُت پرستی سے نفرت تھی وہیں آپ ﷺ اپنے خالق و مالک سے محبت کرتے تھے اور اس محبت کی وجہ سے عین جوانی میں ہر سال غار حرا میں ایک مہینے کے لئے اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور تنہائی میں اللہ کو یاد کرتے تھے۔ جب آپ اعتکاف ختم کرتے تو واپس آکر سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر گھر تشریف لے جاتے۔ جب آپ کو پہلی وحی ہوئی تو یہ رمضان کا مہینہ تھا جس میں آپؐ غار حرا میں اعتکاف فرما رہے تھے۔

(سیرت نبویہ لابن ہشام جلد ا صفحہ ۲۵۰-۲۵۱)

دعویٰ نبوت سے قبل کی بات ہے جب مکہ میں چند لوگ ہی توحید پرست رہ گئے تھے جو دین ابراہیمی پر قائم تھے۔ ان میں ایک قابل ذکر شخص زید بن عمرو تھے۔ ایک دفعہ زید بن عمرو کی مکہ کے قریب بلدحبستی میں آپؐ سے ملاقات ہوئی۔ مشرکین نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے کھانے سے انکار کیا۔ پھر زید بن عمرو کو کھانا دیا گیا تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر کھانا کھانے سے انکار کیا کہ تم لوگ اپنے بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے ہو اس لئے میں ہرگز تمہارا کھانا نہ کھاؤں گا، سوائے اس کھانے کے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کا ذبیحہ حرام سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری پیدا کرنے والا تو خدا ہے۔ اس لئے گھاس اگانے والا بھی وہی ہے پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر کیوں ذبح کرتے ہو۔ (بخاری بنیان الکعبہ باب حدیث زید بن عمرو)

دعویٰ نبوت سے قبل آپ کا مذہب

تاریخ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ عرب سوسائٹی کی گندی رسوم سے بچتے رہے۔ شرک، شراب اور بتوں کی پوجا سے مجتنب رہے۔ چنانچہ زمانہ نبوت میں آپؐ حضرت عائشہ سے فرماتے تھے کہ میں نے بُتوں کے چڑھاوے کا کھانا کبھی نہیں کھایا (سیرت حلبیہ جلد ا باب ماحفظہ اللہ) اور ایک روایت میں حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے کبھی بُتوں کو پوجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے کبھی شراب پی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا کہ مَیں ہمیشہ سے ان باتوں کو قابل نفرت سمجھتا رہا ہوں، لیکن اسلام سے پہلے مجھے شریعت اور ایمان کا کوئی علم نہیں تھا۔ (سیرت حلبیہ باب ماحفظہ اللہ)

آغاز تبلیغ

یاَیّھا المدّثرُ قم فانذر و ربک فکبر وثیابک فَطَھِّر والرُجزَ فَاھْجُرْ۔ یعنی اے چادر میں لپٹے ہوئے شخص! اُٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو خدا کے نام پر بیدار کر۔ اُٹھ اور اپنے رب کی بڑائی کے گیت گا اور اپنے نفس کو پاک وصاف کر اور ہر قسم کے شرک سے پرہیز کر۔ (سورہ مدثر ۵-۲)

اس کے بعد وحی کا سلسلہ برابر جاری ہوگیا اور آپ نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور شرک کے خلاف تعلیم دینی شروع کی تاہم اس تعلیم کو اپنے ملنے جلنے والوں کے حلقہ تک محدود رکھا۔

اسلام کا پیغام:-

آپ ﷺ نے جس مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کیا اُس کا نام اسلام ہے۔ جس کے معنی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینے کے ہیں اور یہی آپؐ کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ آپ کے اس مذہب کا پہلا اور بنیادی اصول توحید الٰہی ہے۔ یعنی اس دنیا کا خالق و مالک ایک خدا ہے جو اپنی ذات وصفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ زمین وآسمان کی ہر چیز اُس کی پیدا کردہ ہے اس کے سوا کسی کی پرستش جائز نہیں اور وہ تمام معبود جو خدا کے سوا لوگوں نے بنا رکھے ہیں وہ سب فرضی اور باطل ہیں۔

دوسرا اصولِ اسلام آپ نے یہ بتایا کہ لوگ خدا کو پہچان کر اُس کے رنگ میں رنگین ہوں اور اپنے لئے ابدی ترقی کا سامان پیدا کریں۔

تیسرا اصول اسلام آپؐ نے یہ پیش کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے اپنی طرف سے رسول نبی مبعوث کرتا رہتا ہے۔ ایسے رسول اور نبی ہر قوم، ہر ملک اور ہر زمانہ میں گذرے ہیں۔ انہی کی طرح آپ ﷺ بھی خدا کے ایک رسول ہیں۔ یہ بنیادی اصول تھے۔ پھر مزید اصول وتفصیلات قرآن کریم کی صورت میں پایۂ تکمیل تک پہنچے۔

تین برس تک آپ نے تبلیغ اسلام کو خفیہ رکھا۔ جب کوئی تحقیق حق کے لئے آتا تو آپؐ اسے اپنے مکان کے اندر ہی ملتے تھے یا شہر سے باہر کسی جگہ ملاقات فرماتے تھے۔ ان ایام میں کسی کے مسلمان ہونے پر مخالفت ہنسی مذاق تک ہی محدود رہتی تھی۔ قریش کی طرف سے اس وقت کوئی متحدہ مخالفانہ کوشش نہ تھی۔

کھلی تبلیغ کا آغاز:-

تین سال گذرنے کے بعد جب چوتھے سال کا شروع تھا کہ الٰہی حکم ''فاصدع بِما تؤمر'' نازل ہوا یعنی اے رسول جو حکم تجھے دیا گیا ہے وہ کھول کھول کر لوگوں کو سنادے۔ (سورہ حجر: ۹۵) بعد ازاں یہ آیت بھی اُتری کہ ''فانذر عشیرتک الاقربین'' یعنی اپنے قریش رشتہ داروں کو ہوشیار و بیدار کر (شعراء: ۲۱۵) چنانچہ ان احکام کے نازل ہونے کے بعد آپؐ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور ہر قبیلہ کا نام لیکر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہوگئے... تو آپ نے فرمایا سنو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ تا اُس عذاب سے بچ جاؤ۔'' جب قریش نے یہ الفاظ سنے تو کھل کھلا کر ہنس پڑے اور آپؐ کے چچا ابولہب نے آپ سے مخاطب ہوکر کہا۔ تَبًّا لَکَ اَلِھٰذا جَمَعْتَنا (نعوذ باللہ) یعنی محمد تو ہلاک ہو۔ کیا اس غرض سے تو نے ہم کو جمع کیا تھا؟ پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہوگئے۔ اس کے بعد آپؐ نے اقرباء کو دعوت طعام دیکر تبلیغ اسلام کے لئے بلایا۔ قریبًا چالیس افراد اس دعوت میں شریک ہوئے لیکن ابولہب کی کسی بات پر سب رشتہ دار تبلیغ سنے بغیر ہی چل دیئے۔ موقعہ ضائع ہونے پر آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا پھر دعوت کا انتظام کرو۔ چنانچہ آپ کے رشتہ دار پھر جمع ہوئے۔ آپؐ نے انہیں یوں مخاطب کیا کہ ''اے بنو عبدالمطلب! دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لیکر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ مَیں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اگر تم میری بات مانو تو تم دین دنیا کی بہترین نعمتوں کے وارث ہوگے۔ اب بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا۔ سب خاموش رہے۔ ایک تیرہ سالہ بچہ اٹھا اور بولا گھر میں سب میں کمزور ہوں اور سب میں چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دونگا، یہ حضرت علیؓ تھے۔ ان کے علاوہ باقی تمام اقرباء ہنسی اڑاتے ہوئے رخصت ہوگئے۔

دارارقم میں پہلا تبلیغی مرکز:-

آپؐ نے ارقم بن ارقم کے مکان کو تبلیغ اسلام کے لئے پہلے مرکز کے طور پر منتخب فرمایا۔ یہاں تمام مسلمان جمع ہوتے اور نمازیں ادا کرتے اور جس نے اسلام کے متعلق تحقیق کرنی ہوتی اور معلومات حاصل کرنی ہوتی انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی مکان میں تبلیغ فرماتے۔ اسی وجہ سے اس مکان کو تاریخی حیثیت حاصل ہے اور دار السلام کے نام سے مشہور ہے۔

اسلام اور آپ کے خلاف کفار مکّہ کی عداوت:-

جب مخالفت شروع ہوئی تو پھر وہ دن بدن بڑھتی گئی۔ سر ولیم میور اس مخالفت کا ذکر کر کے لکھتا ہے:

قریش نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ نیا مذہب صفحہ دنیا سے ملیا میٹ کر دیا جائے اور اس کے متبعین اس سے بزور روک دیئے جائیں اور قریش کی طرف سے جب ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن ان کی ایذا رسانی اور آتش غضب تیز ہوتی گئی۔ (میور صفحہ ۶۱ سیرت خاتم النبیین ۱۳۶)

ابوطالب کے پاس قریش کا پہلا وفد

ابو طالب قبیلہ بنو ہاشم کے رئیس تھے اور آپؐ کے مربی اور محافظ بھی۔ اس لئے ان کے ہوتے ہوئے قریش آپؐ کے خلاف ہاتھ نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ لہٰذا قریش نے پہلی تجویز ابوطالب کے پاس یہ رکھی کہ وہ اپنے بھتیجے کو اشاعت وتبلیغ اسلام سے روکیں یا پھر اُس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں اور ہمیں اور اُس کو چھوڑ دیں کہ ہم آپس میں فیصلہ کریں۔ ابوطالب نے نرمی سے باتیں کر کے ان کے غصہ کو کم کیا اور ٹھنڈا کر کے واپس بھیج دیا۔

دوسرا وفد: کچھ عرصہ بعد پھر دوسرا وفد آپ کے پاس آیا اور کہا اب معاملہ حد کو پہنچ گیا ہے اور ہم کو رجس اور پلید اور شرّ البریہ اور سفہاء اور شیطان کی ذریّت کہا جاتا ہے اور ہمارے معبودوں کو جہنم کا ایندھن قرار دیا جاتا ہے اور ہمارے بزرگوں کو لایعقل کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس لئے اب ہم صبر نہیں کر سکتے اور اگر تم اس کی حمایت سے دستبردار نہیں ہو سکتے تو پھر ہم بھی مجبور ہیں۔ ہم پھر تم سب کے ساتھ مقابلہ کرینگے حتی دونوں فریقوں میں سے ایک ہلاک ہو جائے۔'' یہ سن کر ابوطالب نے آنحضرت صلعم کو بلایا اور کہا اے بھتیجے اب تیری قوم مشتعل ہوگئی ہے۔ قریب ہے کہ تجھے ہلاک کر دیں اور ساتھ ہی مجھے بھی... میں تجھے خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اُس دشنام دہی سے اپنی زبان کو تھام لو اور اس کام سے باز آجاؤ۔ ورنہ میں تمام قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا: چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو وہ کام ہے جس کے واسطے میں بھیجا گیا ہوں کہ لوگوں کی خرابیاں اُن پر ظاہر کر کے انہیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤں اور اگر اس راہ میں مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے موت کو قبول کرتا ہوں... اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو آپ بیشک مجھے اپنی پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جاویں مگر میں احکام الٰہی کے بجانے سے کبھی نہیں رکوں گا اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر دے دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور میں اپنے کام میں لگا رہوں گا۔ حتّٰی کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔ یہ سن کر ابوطالب نے بڑی رقت کی آواز میں آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا: ''بھتیجے جا اور اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دونگا۔''

آپؐ نے ابوطالب کے سامنے جن قلبی جذبات اور بلند خیالات کا اظہار فرمایا تھا اُن کے ایک ایک لفظ سے محبت الٰہی، تعلق باللہ اور توکل علی اللہ کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر چھلک رہا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ نے ان جذبات کو ٹھیس نہیں آنے دی اور کبھی ماند نہیں پڑنے دیا۔ بلکہ نئے نئے جلو میں نئی چمک اور روشنی بڑھتی گئی اور آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ دس ہزار قدوسیوں کو بھی اسی رنگ میں رنگنے میں کامیاب ہوگئے۔

قیام توحید: جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے آپؐ کے مذہب وشریعت کا پہلا سبق کلمہ توحید لا الہ الا اللہ تھا۔ دن چڑھتا تو آپ یہ دعا پڑھتے ''ہم نے اسلام کی فطرت اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم کا ملّت پر صبح کی جو موحد تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ۔ ہم نے اور سارے جہاں نے اللہ کی خاطر شام کی اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اُسی کی ہے تمام تعریفوں کا وہی مالک ہے اور ہر شئے پر وہ قادر ہے۔

توحید کا جو جھنڈا خدا نے آپ کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ زندگی کے ہر لمحہ ولحظہ میں آپؐ نے اُس کی حفاظت کی اور بلند رکھنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی۔ اس کے لئے ہر طرح کے مصائب برداشت کئے۔ تکلیفیں اٹھائیں۔ جانی دوستوں کی قربانیاں دیں۔ حتیٰ کہ اپنی جان پیش کرنے سے بھی کبھی دریغ نہیں کیا۔ آپؐ نے توحید کو ہی ذریعہ نجات قرار دیا اور فرمایا جس نے صدق دل سے توحید باری کا اقرار کیا وہ جنتی ہے۔

جہاں آپ خود توحید کے ساتھ ہمہ تن وابستہ تھے اور دن رات توحید کو حرز جان بنا کر اقرار باللسان کرتے اور تصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ والعمل بہ کے مطابق اپنے ہر عمل میں توحید کو ملحوظ ومحبوب رکھتے وہیں اپنی سعید روحوں کی جماعت کو بھی اسی امر کی وعظ و تلقین فرماتے کہ جس شخص نے دن میں سو مرتبہ خدا کی توحید کا یوں اقرار کیا ''لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر'' ایسے شخص کو دس غلاموں کی آزادی کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے لئے ۱۰۰ نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹائی جائیں گی۔ توحید پر مشتمل یہ ذکر اُس دن شام تک کے لئے شیطان سے اُس کی پناہ کا ذریعہ بن جائے گا اور کوئی شخص اُس سے بہتر عمل والا قرار نہیں پائے گا سوائے اُس شخص کے جو یہ ذکر اس سے زیادہ کثرت سے کرے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس و جنودہ)

توحید کے قیام کے لئے ہی آپؐ نے وطن کی قربانی دی اور مدینہ ہجرت فرمالی۔

توحید کا احترام: آپ نے مخالفین ومعاندین اسلام اور ایسے ظالموں کے متعلق جو آپؐ کی جان کے دشمن تھے فرمایا: اب بھی اگر یہ کلمہ توحید پڑھ لیں تو ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں۔ (بخاری) آپ نے فرمایا کہ جس بستی سے اذان کی آواز آتی ہو اُس پر حملہ نہیں کرنا۔ (بخاری کتاب الجہاد)

ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضرت اُسامہ نے جب ایک جنگ میں مدّ مقابل دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اُسامہ نے پھر بھی اسے ہلاک کر دیا تو رسول اللہؐ یہ سنکر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ توحید کا اقرار کرنے والے ایک شخص کو کیوں قتل کیا؟ قیامت کے روز جب کلمہ تمہارے گریبان کو پکڑے گا تو کیا جواب دو گے؟ اور جب اُسامہ نے کہا کہ وہ سچے دل سے کلمہ نہیں پڑھتا تھا تو فرمایا: کیا تم نے اُس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ (مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لا الہ الا اللہ صفحہ ۱۴۰)

توحید کے لئے غیرت: توحید کے دامن سے آپؐ کی وابستگی مشکل سے مشکل ترین حالات میں بھی کمال شان کے ساتھ ظاہر ہوتی تھی۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ حسرۃ الوبرہ مقام پر ایک مشرک شخص حاضر خدمت ہوا۔ جرأت وشجاعت میں اُس کی بہت شہرت تھی۔ صحابہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ بہادر حالت جنگ میں میسّر آیا ہے۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں اس شرط پر آپ کے ساتھ لڑائی میں شامل ہونے آیا ہوں کہ مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ دیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر تم جا سکتے ہو۔ میں کسی مشرک سے مدد لینا نہیں چاہتا۔ کچھ دیر بعد اُس نے پھر حاضر ہو کر یہی درخواست کی تو آپؐ نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسری دفعہ آیا اور عرض کیا کہ مجھے بھی شریک لشکر کر لیں۔ آپ نے پھر پوچھا کہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس دفعہ اُس نے تسلیم کر لیا تو آپ نے فرمایا ''ٹھیک ہے پھر ہمارے ساتھ چلو''۔ (مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراھۃ الاستعانۃ فی الغزوۃ بکافر)

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپؐ کے دل میں توحید کے لئے کیسی غیرت تھی۔ حالت جنگ میں ہوتے ہوئے بھی آپؐ نے ایک مشرک بہادر کی مدد کو ٹھکرا دیا۔

توحید کے لئے غیرت کے مظاہرے: آپ کی مقدس زندگی میں بہت سے مواقع اور حالات گذرے جب آپؐ نے توحید کے لئے غیرت کا عظیم الشان اور بے مثال مظاہرہ فرمایا۔ چنانچہ ان مواقع میں سے غزوہ احد بھی ہے۔ جب اس جنگ میں درّہ احد سے کفارہ کے دوبارہ حملہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ ابو سفیان خوشی منا رہا تھا...اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کیا تم لوگوں میں محمد ﷺ موجود ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے ازراہ مصلحت جواب نہ دینے کی ہدایت فرمائی۔ مسلمانوں کا خاموشی دیکھ کر ابوسفیان کہنے لگا کہ کیا تم میں ابوقحافہ کا بیٹا (ابوبکر) ہے۔ حضورؐ نے پھر جواب دینے سے منع فرمایا۔ اس پر پھر ابوسفیان بولا کیا تم میں خطاب کا بیٹا عمرؓ ہے۔ مسلمانوں کی خاموشی دیکھ کر ابوسفیان نے کامیابی کا نعرہ لگایا اور کہا اُعلُ ھُبل یعنی ھبل بت زندہ باد۔ یہ سنتے ہی آپ کی غیرت نے جوش مارا اور آپ نے جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔ صحابہؓ نے پوچھا کیا جواب دیں۔ فرمایا کہو اللہ اعلیٰ واجل اللہ سب سے بلند اور اعلیٰ شان والا ہے۔ ابوسفیان نے پھر کہا ہمارا تو عُزّیٰ بت ہے۔ تمہارا کوئی عُزّیٰ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب میں کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے۔ اور تمہارا کوئی مولا نہیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد)

آپ کی عبادات: جبرائیلؑ نے ابتدائی وحی کے بعد آپؐ کو وضو کر کے دکھایا اور اُس کا طریق سکھا کر آپؐ کو نماز پڑھائی۔ آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کو وضو کا طریق سکھا کر نماز پڑھائی جس طرح جبرائیل نے آپ کو سکھایا تھا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جز-اصفحہ ۲۵۲ مطبوعہ مصر)

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت عطا ہونے سے قبل بھی عبادات کی غرض سے غار میں جاتے اور ایک ایک مہینے تک اعتکاف بیٹھتے اور بکثرت اپنے مولیٰ کو یاد کرتے۔ پھر جب منصب نبوت عطا ہوا تو ارشاد باری ہوا:

فاذا فَرَغْتَ فانصب والیٰ ربک فارْغَب۔ (سورہ انشراح:۸-۹) کہ جب تو دن بھر کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو تو رات کو اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جا اور اس کی محبت سے تسکین دل پایا کر۔

آپؐ نے آغاز رسالت میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت علی اول المؤمنین کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ پھر عمر بھر سفر وحضر بیماری وصحت، امن وجنگ، عسر ویسر غرض کہ ہر حالت میں اس فریضہ کو کما حقہ ادا فرمایا۔ اگرچہ ابتداء میں آپؐ نے کفار کے فتنہ کے اندیشہ سے چھپ کر بھی نماز ادا کی اور کبھی گھر میں پڑھی کبھی کبھی کسی پہاڑی گھاٹی میں۔ البتہ آپؐ چاشت کی نماز علی الاعلان کعبہ میں ادا کرتے تھے۔

پنج وقتہ نمازوں کا حق ایسا ادا کر کے دکھایا کہ خدا نے گواہی دی کہ آپؐ کی نمازیں عبادتیں قربانیاں اور مرنا جینا محض اللہ کی خاطر ہو چکا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (سورہ اعراف: ۱۶۳)

نماز تہجد: آپ نے صرف پانچ نمازیں ہی ادا نہیں کیں ان کے علاوہ ایک اور نماز یعنی نماز تہجد بھی آپ کی روح کی غذا تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔ (طبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۸۴)

دن کی عبادات میں جس محبت الٰہی کا مظاہرہ ہوتا تھا وہ رات میں کم نہیں ہوتا بلکہ وہ حسن وخوبی میں بہت بڑھ جاتا۔ ممکن نہیں الفاظ میں اُن کی تعریف بیان ہو۔ جب حضرت عائشہؓ سے آپ کی اس نماز کی کیفیت معلوم کی گئی تو آپؓ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے مگر وہ اتنی لمبی پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اُس نماز کی لمبائی اور حسن وخوبی کے متعلق مت پوچھو'، یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے آپؐ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب قیام النبی بلیل فی رمضان)

آپؐ نے نماز تہجد صرف رمضان میں نہیں ادا کی بلکہ اس نماز میں بھی باقاعدگی مداومت اختیار فرمایا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آخری عمر میں کہ جب حضور ﷺ کے بدن میں کچھ موٹاپے کے آثار ظاہر ہوئے تو بیٹھ کر تہجد ادا کرتے اور اس میں لمبی تلاوت فرماتے جب سورت کی آخری تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر تلاوت کرتے پھر سجدے میں جاتے۔ (بخاری کتاب التفسیر باب لِیغفر لک اللہ نمبر ۴۴۶۰) اسی طرح حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔ آپ کچھ دیر سوتے پھر اُٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے پھر سو جاتے پھر اُٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔ (بخاری)

رات کو ادا کی جانے والی نمازوں میں جو کیفیت ہوتی تھی اُس کا نقشہ ایک حدیث میں یوں بیان ہوا ہے: ''نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خشوع وخضوع کا یہ عالم ہوتا تھا کہ روتے ہوئے سینے سے ہنڈیا اُبلنے کی طرح آواز آتی تھی۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۶ مطبوعہ مصر)

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

اسلام میں عدل وانصاف کی تعلیم اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر نمونہ

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الورٰی یہی ہے

مذکورہ عنوان آقائے نامدار سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفٰی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کا آئینہ دار ہے۔ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کے کمالات انسانی روحانی علمی و عملی ختم ہیں۔ آپؐ نے قانون، عدل و انصاف واحسان کا جو ضابطہ وحی الٰہی قرآن مجید، سنت رسول احادیث رسول کی حسین ترین، کامل ترین شکل میں عطا فرمایا وہ بھی قیامت تک کے لئے اور دنیا بھر کے لوگوں کے لئے لاجواب و بے مثال و بے نظیر، زندہ اور زندگی بخش نظام ہے۔

آپؐ کی تشریف آوری کا ایک مقصد عدل و انصاف کا قیام بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَد اَرْسَلْنَا رُسلَنا بالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الکتب والمیزان لِیَقُوم الناس بالقسطِ۔ (الحدید:۲۶)

ترجمہ: ہم نے اپنے رسولوں کو کھلے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان بھی اتاری ہے تاکہ لوگ انصاف کیا کریں۔

آپؐ کو عدل کرنے کا حکم خداوندی:

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاکَ اللّٰہُ۔ (النساء:۱۰۴) ترجمہ: ہم نے تیری طرف (یہ) صداقت پر مشتمل کتاب یقیناً اس لئے اتاری ہے کہ تو لوگوں کے درمیان اس (حق) کے ذریعہ سے جو اللہ نے تجھے دکھایا ہے، فیصلہ کرے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان (النحل) یقیناً اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔ فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اَھْواء ھم عماجاءک من الحق۔ (مائدہ)

یعنی ان کے درمیان عدل کرو اسی کے مطابق جو اللہ نے تم پر نازل کیا اور سچ تمہارے پاس آچکا ہے (اسے چھوڑ کر) ان کی گری ہوئی خواہشات کی پیروی مت کرو۔

جو قرآن مجید کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر ظالم اور فاسق ہیں:

ارشاد خداوندی ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئکَ ھم الکافرون۔ (مائدہ:۴۵)

اور جو (لوگ) اس (کلام) کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ نہ کریں تو وہی (حقیقی) کافر ہیں۔

وَمَنْ لَمْ یَحکُم بما انزل اللہ فاُولٰئک ھُم الظّٰلمون۔ (مائدہ:۴۶)

اور جو لوگ اس کلام کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی (حقیقی) ظالم ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاُولٰئِک ھُم الفاسقون۔ (مائدہ:۴۸)

اور جو لوگ اس کلام کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے تو وہی (پکے) باغی ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو چھوڑ کر جو لوگ تعلیم، دستور، قانون عدل کے لئے کسی اور طرف رہنمائی کے طالب ہوتے ہیں، قرآن انہیں جاہل قرار دیتا ہے۔

اَفَحُکم الجاھِلیة یبغُونَ وَمَن احسن من اللہ حُکمًا لِقومٍ یُّوقنون۔ (المائدہ)

قرآن مجید کی عدلیہ، انتظامیہ اور قانون ساز اسمبلیوں کو تلقین

اِنَّ اللّٰہ یأمُرُکم اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ الٰی اھلھا وَاِذا حَکمتُم بَیْنَ النَّاسِ ان تَحْکُمُوا بالْعَدلِ۔ انَّ اللّٰہ نِعِمّا یَعظُکُم بِہ انَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیعًا بصِیرًا۔ (النساء:۵۹)

یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ حکومت کی امانت تم اس کے اہل لوگوں کو سپرد کیا کرو۔ اور یہ کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت ہی اچھی ہے۔ اللہ یقیناً بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

یاد رہے اس آیت میں نظامِ حکومت چلانے والے اداروں یعنی قانون بنانے والے، نظم ونسق چلانے والے اور قانون پر عمل کروانے والے کے متعلق ہدایت ہیں۔ جو یہ ہیں:

۱۔عوام ایسے نمائندگان کا انتخاب کریں جو دیانت دار، اہل الرائے اور سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔

۲۔نظم ونسق چلانے کے فرائض ایسے لوگوں کے سپرد کئے جائیں جو ہر قسم کے تعصّبات سے پاک اور بغیر رعایت یا جنبہ داری اپنے فرائض ادا کرنے کے اہل ہوں۔ اپنے عہدے سنبھالنے کے بعد وہ ہر قسم کے پارٹی بازی اور گروہ بندی سے بالا ہونے چاہئیں۔

۳۔عدلیہ کو حکم ہے کہ ہمیشہ عدل و انصاف کو مدّنظر رکھے۔ ملک کا بڑے سے بڑا افسر بھی قانون سے بالا نہیں ہونا چاہئے۔ گویا اسلامی تعلیم کی رُو سے عدلیہ انتظامیہ کے ماتحت نہیں بلکہ آزاد ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر عدلیہ انتظامیہ کے ماتحت ہو یا ان کا خلط ملط ہو تو قاضیوں یا ججوں کو ڈرا دھمکا کر یا بعض اور ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی مرضی کے فیصلے کروائے جاسکتے ہیں۔

قرآن مجید کی اس سنہری تعلیم کی روشنی میں جو ایک عظیم پاکیزہ اسلامی معاشرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ یقیناً وہ ساری دنیا کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس معاشرہ کے لئے مساوات، بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخوت بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

موجودہ دور میں بین الاقوامی حالات سے یہ بات بخوبی واضح اور عیاں ہے کہ مساوات اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کا فقدان پایا جاتا ہے۔

بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے یہ مضمون بہتر انداز میں یوں پیش فرمایا کہ تمام نسلِ انسانی ایک باپ سے چلائی گئی ہے۔ اس لئے تم بحیثیت انسان ایک جیسے ہو۔ ایک انسان اور دوسرے انسان میں کوئی فرق نہیں۔ فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے کنبہ کے طور پر ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی عیال سے حسن سلوک کرتا ہے وہی اللہ کو پیارا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سینکڑوں مثالیں ایسی ملتی ہیں جن میں ہر پہلو سے عدل و انصاف کے حسین اور پاکیزہ معاشرے کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر عام خطاب:

فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ سُنو! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی سُرخ رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی سیاہ فام کو سُرخ پر، سوائے تقویٰ کی بنیاد کے۔ حضورؐ کا یہ خطاب ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور آپؐ کے اس فیضعام کی دلیل ہے جو رنگ ونسل، ملک وقوم اور تہذیب وتمدن کے دائروں سے وسیع تر تھی۔ آپؐ نے یہ بات واضح رنگ میں عوام کو سمجھائی کہ عہدوں کی تقسیم رنگ ونسل یا مال ودولت یا حسب ونسب کی بنیاد پر نہیں بلکہ اہلیت کی بنیاد پر ہونی چاہئے۔

ایک دفعہ حضرت ابوذرؓ نے آپؐ سے درخواست کی مجھے کسی علاقہ کا امیر مقرر فرمائیں اس پر آپؐ نے فرمایا ''اے ابوذر! تم ایک ضعیف انسان ہو اور حکومت ایک امانت ہے اور قیامت کے دن وہ ذلّت وندامت کا موجب ہوگی سوائے اس شخص کے جو اس کے پورے حقوق ادا کرے۔ (صحیح مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ:

آپؐ نے ایک غلام زید بن حارثہ کو کئی اسلامی مہمات پر امیر جیش مقرر فرمایا جبکہ آپ کے ماتحت بعض جلیل القدر صحابہ ان جیوش میں شامل تھے۔ لیکن جنگی قابلیت کے لحاظ سے ان کو بہتر پا کر یہ فرض ان کے سپرد فرمایا۔ حضرت زید کی وفات کے بعد حضرت اُسامہ بن زید کو بھی جب ایک لشکر کا افسر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے جو بظاہر زیادہ وجاہت رکھتے تھے، اس فیصلہ پر نادانی سے اعتراض کر دیا کہ ایک غلام زادہ کو ہم پر امیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس پر آپؐ نے غصّے سے فرمایا کہ ''تم اُسامہ کی امارت پر نکتہ چینی کرتے ہو اور اس سے قبل اس کے باپ زید پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو۔ خدا کی قسم! جس طرح اس کا باپ امارت کا اہل تھا اور مجھے بہت محبوب تھا اسی طرح اس کا بیٹا بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے محبوب ہے۔''

حکومت اور پبلک کی ذمہ داریاں عوام کی خیر خواہی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے۔ عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا۔ (بخاری)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ: ''جس کو خدا نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا، وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دیگا اور اُسے بہشت نصیب نہیں ہوگا۔'' (مسلم)

منصف مزاج امراء اور حکام:

اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جن سے تم بُغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بُغض رکھتے ہیں۔ تم اُن پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس پر آپؐ سے عرض کیا گیا کہ ہم ایسے سرداروں سے جنگ کر کے انہیں ہٹا کیوں نہ دیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں اور تمہارے دینی معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ (مسلم)

فرمایا: قیامت کے دن اللہ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اُس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم

حاکم ہوگا۔(ترمذی)

عدالتی امور میں مساوات کی تعلیم:

اسلامی معاشرہ میں عدل و انصاف کی بنیادوں پر فیصلے کرنے کا حکم ہے۔ یعنی مقدمات میں عدم انصاف کی کسی قسم کی قطعًا کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔صرف اورصرف عدل مدنظر رہنا چاہئے۔قرآن کریم کی اس تعلیم کی فعلی شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے نمایاں نظر آتی ہے۔

قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت چوری کے جُرم میں پکڑی گئی، اُسامہ بن زید جن سے حضورؐ بہت محبت رکھتے تھے،کوبعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی سفارش کے لئے بھجوایا۔آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ: اے اُسامہ! کیا تم حدودِ خداوندی میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوگئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک اور گمراہ ہوگئیں کہ جب کوئی معزز آدمی کوئی جُرم کرتا تو اس سے درگذر کرتے اور چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور بے سہارا جُرم کرتا تو اُسے سزا دیتے۔خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔(بخاری)

بدر کی جنگ میں جن کفار کو مسلمانوں نے قید کر لیا تھا ان میں حضرت عباس بھی شامل تھے اور وہ ناز و نعمت میں پلے ہوئے تھے اس لئے جب انہیں رسیوں سے جکڑا گیا تو انہوں نے شدت تکلیف سے کراہنا شروع کر دیا۔رسول کریمؐ کے کانوں میں ان کے کراہنے کی آواز پہنچتی تو آپ بے چینی میں بار بار کروٹیں بدلتے مگر زبان سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔صحابہؓ نے جب رسول کریمؐ کی یہ کیفیت دیکھی تو وہ سمجھ گئے کہ اس کی وجہ حضرت عباس کا کراہنا ہے وہ چپکے سے اٹھے اور حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کر دیں اور کراہنے کی آواز بند ہوگئی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا: عباس کے کراہنے کی آواز کیوں نہیں آرہی......؟انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپؐ کی تکلیف کے خیال سے ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی ہیں ۔آپؐ نے فرمایا: یہ انصاف کے خلاف ہے یا تو سب قیدیوں کی رسیاں بھی ڈھیلی کر دو ورنہ عباس کی رسیاں بھی کس دو۔

غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کے لئے زرّین اصول:

قرآن مجید جو اسلامی شریعت ہے اس میں یہ تعلیم ہے:

”اے مسلمانو! تم خدا کی خاطر دنیا میں نیکی اور عدل کے قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور چاہئے کہ کسی قوم کی مخالفت تمہیں عدل و انصاف کے رستے سے نہ ہٹائے بلکہ تم سب کے ساتھ عدل کا معاملہ کرو۔ کیونکہ یہی طریق تقویٰ کا تقاضا ہے۔پس تم متقی بنو اور یاد رکھو کہ خدا تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

(سورہ مائدہ)

یہ آیت قرآنی دوسری حکومتوں اور غیر قوموں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کے لئے بطور ایک بنیاد کے ہے کیونکہ اس میں وہ اصل الاصول بتایا گیا ہے جس پر بین الاقوامی اور بین الدول تعلقات قائم ہونے چاہئیں اور غور کیا جائے تو یہ اصول ایسا زریں ہے کہ اگر فریقین کی طرف سے اس پر پورا پورا عمل ہو تو نہ صرف یہ کہ بین الاقوامی تعلقات کبھی بگڑ نہیں سکتے بلکہ وہ انہیں خوشگوار صورت میں قائم رہ سکتے ہیں کہ جس میں بگڑنے کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔مگر افسوس! کہ اکثر لوگ دوسروں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے اس اصول کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۔قرآن مجید میں حکم خداوندی ہے۔

قل امر ربّی بالقسط ۔اے نبی تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہ یحب الْمُقسِطِیْن۔یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف قائم کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب تک کسی قوم میں انصاف رہتا ہے، اسے تنزل نہیں آتا۔مگر جب اس کے افراد بے انصاف ہو جاتے ہیں اور ظلم کرنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ بھی ان کی حالت کو ابتر کر دیتا ہے۔پس اس اعلیٰ اور قیمتی صفت کو کسی وقت بھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے اور ہمیشہ انصاف اور عدل کرنا چاہئے۔

جب بنو نضیر کی جلا وطنی کے موقعہ پر انصار اور یہود کے درمیان اختلاف پیدا ہوا یعنی یہودی لوگ انصار کی اولاد کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے اور انصار انہیں روکتے تھے تو اس پر آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے خلاف اور یہود کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک یہودی اور مسلمان کا مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے یہ دیکھ کر کہ حق یہودی کے ساتھ ہے مسلمان کا مقدمہ خارج کر کے یہودی کے حق میں ڈگری دی۔

ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑا تو حضورؐ نے اپنے پاس سے مکّہ والوں کی امداد کے لئے کچھ چاندی بھجوائی حالانکہ قریش مکہ ابھی تک اسلام کے خلاف برسرِ پیکار تھے۔مشرکین مکّہ کے کہنے پر اُن کی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے حضورؐ نے دُعائیں کیں۔

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم:

قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔(مائدہ)

اس آیت میں خاندان، ذات،قوم،رنگ و نسل گٹھ جوڑ جو دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے کا سبب بن سکے قطعی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک فرمان میں اسی اصول کو واضح فرمایا ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں کہ:

”اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔صحابہؓ کے عرض کرنے پر کہ یارسول اللہ! مظلوم بھائی کی مدد تو سمجھ آ گئی۔مگر ظالم کی مدد سے کیا مُراد ہے تو حضورؐ نے جواب میں فرمایا کہ ظالم کو اس کے ظلم سے روک کر۔“

یہاں ضمناً اس امر کا ذکر بھی مناسب ہوگا کہ اگر معاشرہ کی بنیاد جماعتی سطح پر یا ملکی یا بین الاقوامی سطح پر، اس سنہری ہدایت کے مطابق ہو تو دنیا میں کسی قسم کا ظلم بھی باقی نہیں رہ سکتا۔

لیگ آف نیشنز بھی اس وجہ سے ناکام ہوئی ہے کہ ان کا عمل اس پر نہ تھا اور یونائیٹڈ نیشنز بھی ناکامی کے کنارے پر کھڑی ہے۔اس لئے کہ ان کا تعلق بھی اس بنیاد پر نہیں۔ جہاں کالے گورے، مغرب اور مشرق کی راہیں الگ الگ ہوں، جہاں بعض تو دولت میں کھیل رہے ہوں اور بعض بھوک اور ننگ کا شکار ہوں، جہاں ترقی یافتہ ممالک کی سوچ کم ترقی یافتہ یا غیر ترقی یافتہ ممالک کی دولت سمیٹنے اور اپنی بالا دستی قائم رکھنے پر ہی مرکوز ہو، جہاں بین الاقوامی تعلقات حاکم اور محکوم، زبردست اور زیردست، طاقتور اور کمزور کی بنیادوں پر چل رہے ہوں، وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔صرف نیکی اور تقویٰ کی بنیادوں پر تعاون ہی نسل انسان کی نجات اور امن و آشتی کا ذریعہ بن سکتا ہے ورنہ یہ محض خواب ہے جو کبھی پورا نہ ہوگا۔

اسلام میں عدل کا اطلاق صرف قضاء اور عدالتوں پر نہیں بلکہ معاشرہ کے ہر طبقہ اور ہر فرد پر ہے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے حقوق و فرائض ایک ہی حقیقت یعنی عدل کے دو نام ہیں ۔اگر مجھ پر کسی کا حق ہے تو میرا فرض ہے کہ اس کا حق ادا کروں اور اگر میرا کسی پر حق ہے تو اس کا فرض ہے کہ میرا حق ادا کرے۔

حضورؐ کا ایک ارشاد ہے کہ مزدور کو اُس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرو۔کیسا حکیمانہ کلام ہے۔لیکن آج کل یہ وبا عام ہے کہ محنت کش محنت کرنے کو تیار نہیں۔مختلف بہانہ کر کے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں ۔کبھی سٹرائک کبھی سُستی کبھی کچھ بہانہ۔دوسری طرف مزدور سے تو کام پورا لیا جاتا ہے مگر معاوضہ پورا نہیں دیا جاتا ہے۔اسلام نے اس سلسلے میں بہترین تعلیم دی ہے جس کی وجہ سے مزدور ایسا کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوتا۔

موجودہ دور کی گندی سیاست، عدل وانصاف سے کوسوں دُور:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”آج کے دور میں سیاست گندی ہو چکی ہے انصاف اور تقویٰ سے عاری ہے۔وہ مسلمان ریاستیں جو اسلام کے نام پر اپنی برتری کا دعویٰ کرتی ہیں ان کی وفا بھی آج اسلامی اخلاق سے نہیں اور اسلام کے بلند و بالا انصاف کے اصولوں سے نہیں بلکہ اپنی اغراض کے ساتھ ہے....غیر قومیں انصاف کے نام پر بڑے بڑے دعاوی کررہی ہیں گویا وہی ہیں جو دنیا میں انصاف کو قائم رکھنے پر مامور کی گئی ہیں اور ان کے بغیر، ان کی طاقت کے بغیر انصاف دنیا سے مٹ جائے گا اور مسلمان ریاستیں اسلام کے نام پر بڑے بڑے دعاوی کررہی ہیں مگر جب آپ تفصیل سے دیکھیں تو انصاف کا یعنی اس انصاف کا جو قرآن کریم پیش کرتا ہے ایک طرف بھی فقدان ہے دوسری طرف بھی فقدان ہے۔“

(خلیج کا بحران صفحہ ۱۴)

نیز فرمایا:

”انصاف کو ہلاک کرنے کے لئے نیتوں میں بھیڑیئے چھپے ہوئے ہیں ۔جب تک نیتوں میں پوشیدہ بھیڑیوں کو ہلاک نہیں کیا جاتا ،عدل پر قائم ہونے کا عہد نہیں ہوسکتا اور دنیا کو اُس وقت تک ہرگز امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی“

اس وقت سب سے بڑا سوال یہاں یہ اُٹھتا ہے کہ جب تک قرآن کریم کے مطابق آنحضرت ﷺ کا پیش کردہ نظامِ عدل اسلامی دنیا قبول نہ کرے اور اپنے ملکوں میں اسلام کا نظام عدل جاری کر کے نہ دکھائے اور اپنے نظریات کو عادلانہ نہ بنائے،اس وقت تک وہ دنیا کو کیسے اسلام کے عدل کی طرف بلاسکتی ہے۔ یہ ناممکن ہے جب تک عالَم اسلام خود عدل پر قائم نہیں ہوتا یعنی قرآن کے تصور عدل پر قائم نہیں ہوتا، نہ عالم اسلام دنیا کو عدل عطا کرسکتا ہے نہ دنیا سے عدل کی توقع رکھ سکتا ہے۔اس ضمن میں ہم دیکھتے ہیں کہ عالم اسلام میں نہایت ہی خوفناک ایسی باتیں رائج ہیں جو اسلام کے ساتھ بیوفائی کا حکم رکھتی ہیں اور بجائے اس کے کہ اسلام کی عادلانہ تعلیم کو سمجھیں اور قبول کریں اسلام کو دنیا کے سامنے ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جس کا عدل کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس میں سب سے بڑا قصور مفاد پرست ملاں اور سیاست دان کا ہے۔ان دونوں کے گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں اسلام کے نظام عدل کو تباہ کیا جارہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے عدل و انصاف کا جو ایک حسین و پاکیزہ لائحہ عمل دنیا کے سامنے پیش کیا تھا، اگر آج بھی اس پر عمل کیا جائے تو یقیناً تعصب ،نفرتیں ،بغض وعناد ،حسد ،کینہ نسلی امتیازات ،اونچ نیچ ختم ہو جائے اور تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘

(سید مبشر احمد عامل مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کی پیدائش کا مقصد بھی بتا دیا۔ یہ عظیم مقصد اس وقت پورا ہوا جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور عمل میں آیا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کے رنگ نہایت احسن طریق سے اپنے اوپر چڑھائے۔ آپؐ اللہ کی ذات میں اس طرح گم اور محو ہو گئے کہ آپ کا اپنا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ قسم کے اخلاق سے آراستہ کیا تھا۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا مانا اور قرآن کریم کو اپنی رہنمائی کے لئے اختیار کیا۔

ان اللّٰہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی یٰا یھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلّموا تسلیمًا

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اللہ تعالیٰ ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی بہت محبت کرتے تھے۔ آپ پر اپنی جان نچھاور کرتے تھے ایسا اس لئے ہوا کہ صحابہ کرام اس بات کی بصیرت رکھتے تھے کہ وہ خاتم النبیین کامل مظہر خدا بن کر دنیا میں ہدایت کے لئے ظاہر ہوا اور اس بات کی بصیرت رکھتے تھے کہ وہ خاتم النبیین کامل مظہر خدا بن کر دنیا میں ہدایت کے لئے ظاہر ہوا اور نور الٰہی سے روشن ہو کر چمکتا ہوا سورج بن کر نمودار ہو گیا اور آئندہ کے لئے نور اور روشنی حاصل کرنے کا ذریعہ یہی آفتاب ٹھہرایا گیا۔ اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے ذریعہ یہ کہلوایا کہ:

قل انْ کنتم تُحبّون اللّٰہ فَاتّبِعونی یُحببکم اللہ۔

(آل عمران:۳۲)

کہ اگر اب خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو اور علی قدر مراتب خدا کا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند ہو تو بس ایک ہی ذریعہ ہے کہ صرف میری پیروی کرو۔ مجھ سے محبت کرو۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آپؐ سے اتنی محبت کی کہ جس کی نظیر ان دنیوی رشتوں میں نہیں ملتی۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور ان سے محبت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے وہیں اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ رسول نے بھی اس بارے میں فرمایا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ صلی عَلیَّ واحِدًا صَلَّی اللہ علیہ عشرًا۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے آپ کی زندگی کی بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہؓ سے محبت چھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا اعلیٰ نمونہ ہمیں اس زمانے میں آنحضرتؐ کے ایک فدائی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زندگی میں ملتا ہے۔ آپؑ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق تھا۔ آپؑ اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا کے بعد میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہ عشق کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا تعلق عارضی نہیں تھا بلکہ ہمیشہ کے لئے تھا۔ آپؑ اپنے ایک عربی شعر میں اس محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جِسْمی یَطِیر اِلَیک مِنْ شوقٍ عَلٰی
یَالیتَ کانت قُوَّۃُ الطَّیرانِ

کہ اے میرے محبوب میرا جسم تو شوق کے غلبہ سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے اے کاش کہ مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول کا یہ عالم تھا کہ آپؑ کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اےؓ نے ۱۹۶۰ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ’’یہ خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ مَیں اس آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آ گئی ہو۔ آپؑ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رُواں رُواں اپنے آقا حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا۔‘‘

اسی تسلسل میں ایک اور واقعہ پیش ہے۔

اس دنیا میں سب کے عزیز و اقربا وفات پاتے ہیں پیارے سے پیارے وجود اپنے چاہنے والوں سے جدا ہوتے ہیں لیکن یہ کیسا محبوب ہے کہ جس کے وصال پر چودہ سو سال گزر گئے مگر آج بھی اس کا ایک عاشق صادق اس جانگداز واقعہ کے تصور سے بے چین ہو کر آنسوؤں سے روتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک میں اکیلے میں ٹہلتے اور آنسوؤں سے روتے دیکھا تو گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے۔ حضورؑ کو کونسا صدمہ پہنچا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اس وقت میں حسان بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

کُنتَ السَّوادَ لِنَا ظِرِی فَعَمِی عَلیک النَّاظِرْ
مَنْ شَاء بَعدکَ فَلیمت فعلیکَ کنْتَ احاذر

یعنی اے میرے محبوب! تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔

آپ فرماتے ہیں میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ ’’کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا‘‘ پس دیکھئے یہ کیسا پاکیزہ عشق ہے کہ اپنے محبوب کی یاد میں اس کے ایک ایسے عاشق کی یاد کو بھی زندہ کر دیا جو چودہ سو سال پہلے گزر چکا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اےؓ فرماتے ہیں:

’’ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور آپ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت اماں جان اور ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب احمد صاحب مرحوم بھی پاس بیٹھے تھے کہ حج کا ذکر شروع ہو گیا۔ حضرت نانا جان نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور راستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہو رہی ہے۔ حج کو چلنا چاہئے۔ اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپؑ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پوچھتے جاتے تھے۔ حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا:

’’یہ ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا‘‘ اس جملے سے آپؑ کے دل کے گہرے جذبات کا اندازا ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بُرا کہتا تو آپؑ کا دل تڑپ اُٹھتا تھا۔ پنڈت لیکھرام جو اسلام کا شدید مخالف تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے شدید نفرت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؑ اس کے سلام کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح آپؑ عبداللہ آتھم یا کسی دوسرے مخالف سے مخاطب ہونا بھی پسند نہیں فرماتے تھے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنے جوش محبت کا اظہار ستّر عربی اشعار (قصیدہ) کی شکل میں کیا ہے۔ ان اشعار میں آپ کا اپنے محبوبصلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہاء عشق جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔

اسی طرح اپنی ایک طویل اردو نعت میں فرماتے ہیں۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ آپ کا نام لیتے ہی آپ کی آنکھیں بھر آتی تھیں۔ آپ کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس اہم خوبی کی وجہ سے آپؑ کو اس زمانے میں دنیا کی ہدایت کے لئے چنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ:

میں نے جو کچھ پایا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پایا ہے۔ اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر بھی ہوتے تو میں یہ مقام ہرگز نہیں حاصل کر سکتا تھا۔ مَیں نے جو کچھ پایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی برکت سے پایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمال محمد است

یعنی یہ جو فیض کا جاری چشمہ خدا کی مخلوق کو دے رہا ہوں یہ آنحضر تصلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے سمندر کی صرف ایک بوند ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار

چونکہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتے تھے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی آپؑ کے ساتھ بہت پیار کا سلوک فرمایا اور متعدد بار بذریعہ کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کرائے۔ ۶۵-۱۸۶۴ء کی بات ہے جب آپ کی عمر تیس سال تھی آپؑ نے ایک کشف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں:

’’اوائل جوانی میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما

ہیں۔انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ ملکر اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپؐ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پُر شفقت اور پُر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کرلیا اور آپؐ کے حسین وجمیل چہرے نے مجھے اپنا گرویدہ کرلیا۔اس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا اے احمد! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی ہی تصنیف معلوم ہوئی۔مَیں نے عرض کیا حضور یہ میری ایک تصنیف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک مِرفق تک شہد سے بھر گیا۔تب ایک مردہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے زندہ ہو کر میرے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا تھا۔جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے جاہ جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں جو نئے سرے سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہوگئی ہے حتّٰی کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ایسے چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعائیں پڑ رہی ہیں اور میں ذوق اور وجد کے ساتھ آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور میرے آنسو بہہ رہے تھے۔پھر میں بیدار ہو گیا۔اس وقت بھی مَیں کافی رو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔"

(ترجمہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۸-۵۴۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی برکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے یا آپ نے خود کو محمد رسول اللہ کے مقابل پر نبی بنا رکھا ہے۔اور ایک الگ فرقہ اسلام سے کاٹ کر بنا لیا ہے۔اس بارے میں یاد رکھنا چاہئے کہ بانی جماعت احمدیہ نے ہرگز اس قسم کی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جو علماء نے لوگوں کے ذہنوں میں غلط طریق سے بھر دی ہے۔لوگ سمجھتے ہیں نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت لاتا ہے نبی وہ ہوتا ہے جو کسی پہلے نبی کا پیرو اور اس کی اتباع کی برکت سے نبی نہیں ہوتا بلکہ مستقل نبی ہوتا ہے کسی اور نبی کا تابع نہیں ہوتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح رنگ میں اس کی تردید فرمائی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنا مقام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ غلام کا بیان فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

"یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۲)

آپ اس بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبیؐ یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔آپ فرماتے ہیں:

"کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(ازالہ اوہام جلد اصفحہ ۱۳۸)

پھر فرماتے ہیں:

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی تصنیفات میں تحریر فرمایا ہے کہ مَیں نے جو یہ مقام پایا ہے یہ میری ذاتی خوبیوں کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ مَیں اپنے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتا ہوں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام بخشا۔اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر بھی ہوتے تو یہ مقام مجھے حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کی برکت سے ملا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔اگر میں اپنے سید و مولا فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرتا۔سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

آنحضرتؐ سے محبت کی انتہاء

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل وجان سے زیادہ عزیز تر سمجھتے تھے۔اس وجہ سے آپؑ کو ہرگز یہ بات برداشت نہ تھی کہ آپؑ کے محبوب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بُرا کہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کوئی مخالف بات کرتا یا آپؐ کی توہین کرنے کی کوشش کرتا تو آپؑ تڑپ اُٹھتے آپؑ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ پوری کوشش کرتے کہ مخالف جو الزام آپ کے محبوبؐ پر لگا رہا ہے اس کو تحریری طور پر یا زبانی طور پر جواب دیا جائے اگر آریوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان کھولی تو آپؑ نے ان کو منہ توڑ جواب دیا۔اگر عیسائیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو آپ علیہ السلام نے ان کو بھرپور مثبت جواب دیا اور ان کا منہ بند کر دیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ مخالفین اسلام کے ان حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جو انہوں نے حضرت رسول ﷺ اور اسلام کے خلاف کئے، سینہ تان کر کھڑے رہتے۔عبداللہ آتھم جو اسلام کا شدید ترین دشمن تھا اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے کرتا تھا۔آپ ﷺ کو گندی گالیاں دیتا تھا۔آپؐ کی ذات پر گندے گندے الزام لگاتا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس خبیث الفطرت انسان سے شدید نفرت تھی۔آپؑ نے اس کے ہر الزام کا جواب دیا اور پندرہ دن لگا تار امرتسر میں آپؑ کا عبداللہ آتھم سے مباحثہ ہوا جو جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہے۔اس میں آتھم کو ہر آن شکست ہوئی۔عبداللہ آتھم نے جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کی انتہاء کر دی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آتھم نے توبہ نہ کی تو پندرہ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اگر توبہ کی اور باز آ گیا تو بچ سکتا ہے۔اس واقعہ کی لمبی تفصیل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف انجام آتھم میں درج ہے۔بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی نے اسلام کی شان دوبالا کرنے کی خاطر یہ عظیم الشان نشان دکھایا کہ عبداللہ آتھم جو شیروں کی طرح دندناتا تھا بادشاہوں کی طرح زندگی بسر کرتا تھا اپنے انجام کو پہنچا اور پاگل ہو کر بھٹکتا رہا اور اسی حال میں اس کی موت ہو گئی۔

پنڈت لیکھرام بھی نہایت گستاخ انسان تھا وہ بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید مخالف تھا اور آپ ﷺ کے خلاف نہایت گندی زبان استعمال کرتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کو اس کی ان حرکتوں کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچی تھی آپؑ نے بڑی تڑپ کے ساتھ بار بار لیکھرام کو سمجھایا کہ ہمارے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کرے۔لیکن وہ باز نہ آیا اور بہت شوخی دکھاتا تھا اور بار بار حضورؑ سے نشان طلب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری طرف سے جو چاہو میرے متعلق پیشگوئی شائع کردو۔چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا کہ:

"عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهُ خُوَارٌ لَهُ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ یعنی یہ ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔"

اس واقعہ کی تفصیل بھی لمبی ہے مختصراً یہ کہ آخرکار پنڈت لیکھرام اپنی شوخیوں اور شرارتوں کے باعث خدا تعالیٰ کے عذاب کا مورد بنا اور ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب آقا کے مخالفوں سے نفرت اور بیزارگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔" (پیغام صلح صفحہ ۳۰)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

"اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں، ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثُمَّ واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دُکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم ﷺ کی کی گئی، دُکھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲)

نیز فرمایا:

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است

مصطفی پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

اللھم صل علی محمدٍ وعلی آل محمد
وبارک وسلم انک حمیدٌ مجید.

☆☆☆☆☆

رحمۃللعلمین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اور

دشمنوں سے حسن سلوک

(محمد ابراہیم سرور مربی سلسلہ احمدیہ)

انسان بالطبع ہر میدان میں خواہ وہ علمی ہو یا عملی دنیاوی ہو یا روحانی، انفرادی یا معاشرتی، ایک کامل اور مکمل نمونہ کا محتاج ہوتا ہے تاکہ جس پر چل کر وہ انسانی پیدائش کے مقصد کے حصول کے لئے وہ تمام منازل طے کر سکے جو پیدائش انسانی کے مقصد کو کماحقہٗ پورا کر سکیں۔ چنانچہ ہم بغیر کسی شک وشبہ اور بغیر کسی ادنیٰ تشویش وتأمل کے تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ اور مکمل اُسوہ کے طور پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر سکتے ہیں اور یہ شخص وہ مبارک وجود ہے جس کے متعلق ہمارا خالق مالک بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

”ولقد کان لکم فِی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ“

یعنی اب دنیا کے لئے اگر کوئی کامل نمونہ ہو سکتا ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود اور آپ ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ سے خداتعالیٰ نے کہلوایا کہ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون یعنی اے نبی! تو دنیا میں اعلان کردے کہ نبوت ورسالت اور خدا کے قرب وتقرب کے زمانے کا تو کیا ذکر...! میری تو نبوت اور رسالت سے قبل کی زندگی تمام مصائب اور معاصی سے پاک اور مبرّا ہے۔ کوئی ہے جو میری اس زندگی میں کوئی نکتہ چینی بھی کر سکے......؟ پھر اس پر بس بھی نہیں بلکہ خداتعالیٰ نے آپؐ کے اخلاق فاضلہ کے متعلق فرمایا کہ انک لعلیٰ خلق عظیم یعنی تمام تعلقات انسانی جو دوستوں دشمنوں دور ونزدیک کے رشتہ داروں ہمسایوں، بیوی بچوں، اپنوں بیگانوں اور ناواقفوں پر مشتمل ہیں اور وہ تمام فرائض جو انسان کے ذمہ ہوتے ہیں۔ ان سب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے کامل اسوہ اور بے نظیر نمونہ ہے۔

ذیل کا مضمون تاریخ اور واقعات کی روشنی میں آپ ﷺ کے اس بے نظیر حسن سلوک کے نمونہ سے تعلق رکھتا ہے جو آپ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ فرمایا۔

جانی دشمنوں کے ساتھ آپؐ کا حسن سلوک

دنیا میں یہ ایک عام بات ہے کہ ایک قوم اپنی قوم، ایک قبیلہ اپنے قبیلہ سے اور ایک جماعت اپنی جماعت سے اور حاکم اپنی رعایا سے محبت، نرمی، ہمدردی اور صلہ رحمی کا سلوک کرتا ہے لیکن تاریخ کے اوراق ایک واقعہ بھی ایسا پیش کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں کہ ایک قوم اپنی دشمن قوم سے اور ایک قبیلہ اپنے دشمن قبیلے سے اور ایک جماعت اپنی دشمن جماعت سے نہ صرف صلہ رحمی اور ہمدردی کا سلوک کرے بلکہ اس کے اعلیٰ معیار بھی قائم فرمائے۔ اس قسم کے رحم کی مثال صرف ایک ہی انسان میں نظر آتی ہے اور وہ ہے عظیم المرتبت انسان کامل ہمارے آقا ومطاع ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود۔

یاد رہے کہ ہمارے آقا ومطاع سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جس میں جور وستم، ظلم و استبداد، درشتی و بے رحمی اپنے پورے زوروں پر تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف ان جذبات سے پاک تھے بلکہ آپؐ کا مطہر قلب ہر ایک انسان کی تکلیف دیکھ کر جذبات رحم و ہمدردی سے پُر ہو جاتا تھا۔ خواہ وہ آپ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ آپؐ کا رحم ہر ایک جاندان کے لئے وسیع تھا اور آپ کے قلب صافی میں جو رحم اپنوں کے لئے موجزن تھا وہی رحم کا جذبہ غیروں کے لئے بھی تھا جو رحم کا سلوک آپ دوستوں سے فرماتے تھے وہی رحم کا سلوک آپؐ اپنے دشمنوں سے بھی روا رکھنے میں کبھی گریز نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عرش بریں سے خداتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”رحمۃ للعٰلمین“ کے عظیم المرتبت خطاب سے سرفراز فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی رحم وکرم کی چند مثالیں پیش کی جائیں گی جو آپ نے کفار مکہ اور اپنے جانی دشمنوں پر کیں اور اس طرح اپنے رحمۃ للعٰلمین ہونے کا عملی ثبوت عطا فرمایا جو قیامت تک انسانوں کے لئے قابل تقلید رہے گا۔

قحط زدہ دشمنوں کے لئے دُعا

آپ نے ہر حالت میں کفار مکہ سے مہربانی اور رحم کا سلوک کیا۔ اس وقت بھی جب آپؐ کو دنیاوی اعتبار سے کوئی حیثیت اور طاقت حاصل نہ تھی اور اس وقت بھی جبکہ آپؐ ایک باجبروت اور بااقتدار بادشاہ بن چکے تھے۔

مکہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا اور یہاں تک حالت خراب ہوگئی کہ لوگ بھوکے مرنے لگے اور مردار حیوانوں کے چمڑے وغیرہ کھا کر گذارہ کرتے تھے۔ اس وقت ایک شخص جو آپؐ کا جانی دشمن تھا اور آپ کو تکلیف اور دکھ دینے میں کبھی کوئی کمی نہ کی تھی آپ کے پاس آیا اور آکر کہا کہ آپ لوگوں کو حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہیں مگر آپ کی قوم قحط کے سبب ہلاک ہو رہی ہے، آپ دعا کیجئے کہ خداتعالیٰ بارش برسائے اور یہ قحط دور کرے، آپؐ نے اسی وقت بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائی جس کے نتیجہ میں اس قدر ابر رحمت برسا کہ ملک قحط سالی سے بچ گیا اور فاقہ کشی جاتی رہی۔

منافقوں کے ساتھ عفو واحسان کا سلوک

منافقوں سے بھی آپؐ کے عفو واحسان کا معاملہ بے نظیر اور عدیم المثال ہے۔ اُحد کی جنگ کے موقعہ پر عبداللہ بن ابی سلول اپنے تین ساتھیوں کو لیکر عین میدان جنگ سے واپس آگیا۔ یہ غداری ایسا قبیح جرم تھا جس کی سزا ہر قانون اور شریعت کے مطابق صرف اور صرف موت ہے لیکن قربان جائیں ہمارے پیارے آقا حضرت رحمۃ للعٰلمین پر کہ جنہوں نے نہ صرف یہ کہ ان کو کوئی سزا نہ دی بلکہ احسان کا سلوک کیا۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فبِمَا رحمۃ من اللہ لنت لھم ولوکنت فظًا غلیظ القلب لانفضوا من حولک یعنی کہ یہ خداتعالیٰ کی دی ہوئی بے پایاں رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ تو نے ان سے اتنی نرمی برتی اور اگر تو تیز زبان اور سخت دل ہوتا تو یہ منافق کب کے تیرے پاس سے بھاگ گئے ہوتے۔ گویا خداتعالیٰ نے منافقوں اور چھپے ہوئے دشمنوں کی گواہی پیش کی ہے کہ ان کا آپ کے جوار رحمت میں رہنا ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ یقین کامل رکھتے تھے کہ آپ کا دامن، دامن شفقت ہے۔

آپؐ کا کریمانہ انتقام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقام کا انداز بھی دنیا سے نرالا اور جداگانہ ہے۔ اوّل تو آپؐ تو کبھی اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا۔ بار بار آپ کے قتل کے لئے لوگ آئے اور عین موقع پر پکڑے گئے ہر بار آپ نے انہیں معاف کر دیا ایک یہودیہ کا واقعہ مشہور ہے جس نے کہ آپؐ کو زہر سے ملا ہوا کھانا پیش کیا اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے درپے تھی۔ خدائی اشارہ کے ماتحت آپؐ نے اسے تناول نہ فرمایا۔ اس حالت میں بھی کہ آپؐ کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور آخر آپ کے اس احسان کے سلوک کو دیکھ کر وہ مسلمان بھی ہوگئی۔

اور کبھی کریمانہ رنگ میں انتقام بھی لیا تو ان کے بھلے کے لئے۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے

یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین و اغلظ علیھم وما وٰھم جھنم و بئس المصیر (سورۃ التوبہ)

یعنی اے نبیؐ! تو کفار اور منافقین سے جہاد کر اور ان پر سختی کر۔ کیوں...؟ فرمایا اس لئے کہ تو نے ان سے نرمی کی تو وہ اور بگڑ جائیں گے اور آخر کار دوزخ میں جائیں گے یہ آیت صریح دلالت کرتی ہے کہ آپؐ کی سختی صرف اور صرف اس لئے ہوتی تھی کہ لوگوں کو خدا کے غضب سے بچائیں۔

ابوسفیان جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن اور لشکر کفار کا سردار تھا اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے اسے اتنا مال دیا کہ اس کا گھر بھر دیا لیکن وہ پھر بھی مانگتا رہا اور آپ اسے نوازتے گئے۔ آخر وہ کہنے لگا کہ یا رسول اللہ انت کریم فی الحرب کریم فی الاسلام۔ یعنی جب ہم آپؐ سے جنگ کر رہے تھے تب بھی آپؐ احسان کا سلوک فرماتے تھے اب کہ ہم آپؐ کے ماتحت ہیں آپؐ احسان فرماتے ہیں۔

دشمنوں کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لئے دُعائیں

حکم خداوندی اُدعُ الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃِ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو یٰایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا اور فاٰمنو باللہ و رسولہ کا پیغام پہنچایا تو آپ کی ہنسی اڑائی گئی اور آپ کو مجنون اور ساحر قرار دیا گیا اور دکھ اور تکلیف پہنچانے میں انتہا کر دی گئی۔ آپ کو بھی آپ کی ازواج اور اولاد کو بھی آپؐ کے عزیز واقارب اور آپؐ پر ایمان لانے والوں پر بھی۔ یہاں تک کہ اس مقدس سر پر اوجھڑی لا کر رکھ دی گئی جب کہ وہ خداتعالیٰ کے حضور میں گرا ہوا تھا۔ ہاں اس مقدس سر پر! جو ساری رات ان کی خاطر خداتعالیٰ کے آستانہ پر گرا رہتا تھا اور عرض کرتا تھا

ان تعذ بھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم

یعنی اے میرے خدایا! اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو یہ نہ بھولیو کہ یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو اے میرے پیارے خدا یہی تیری شان کے شایان ہے۔

لیکن کوئی بھی دکھ اور تکلیف آپؐ کے اس عظیم الشان شفقت کے سیلاب کی روانی کو روک نہ سکی۔

رحمت وشفقت کا پیکر اعظم

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر طائف کا واقعہ کون فراموش کر سکتا ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں نے نہ صرف آپؐ کی بات کو سننے سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے جمع کئے ہوئے کتے اپنے ساتھ لئے اوباش اور آوارہ لڑکوں کے ساتھ کے مل کر آپ کے مبارک جسم پر بے دردی سے پتھراؤ کرنا شروع کر دیا اور شہر سے دھکیلتے ہوئے باہر لے آئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہوگئے اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ کئی میل تک پہاڑوں تک آپؐ کا پیچھا کرتے ہوئے پتھر مارتے رہے تو مجسم رحمت کے پیکر نے اس خوف سے کہ خداتعالیٰ کا قہر ان پر نہ بھڑک اُٹھے آسمان پر نظر اُٹھا کر دیکھتے اور نہایت درد سے یہ دعا کرتے جاتے

اللھم اھد قومی انھم لا یعلمون

”کہ اے خدا تو ان لوگوں کو معاف کر دے کہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں“

اس دردناک حالت کو دیکھ کر پہاڑوں کے فرشتہ سے رہا نہ گیا اور آخر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو میں خدا کے حکم سے ان دو پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس کر زیرہ زیرہ کر دوں مگر قربان جائیں اپنے اس شفیق آقاء پر! فورًا فرمایا نہیں نہیں ایسا نہ کرنا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں میں سے ایسے لوگ پیدا کر دیگا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔

آپؐ کی انہی متضرعانہ دُعاؤں اور پرشفقت سلوک کا نتیجہ ہی تھا کہ دشمن بھی آپؐ کے حسن واحسان کا گرویدہ ہوتا گیا اور آپؐ پر ایمان لایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

”اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ ان کے محتاجوں کو مال سے مال مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کے اخلاق کو دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک کوئی خدا کی طرف سے اور حقیقۃً راستباز نہ ہو، یہ اخلاق ہرگز دکھا نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پرانے کینے یک لخت دور ہوگئے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۲)

جنگ اُحد کا واقعہ

جنگ احد میں دشمنان اسلام نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کر دیا اور اگر خداتعالیٰ کی حفاظت نہ ہوتی تو قتل ہی کر ڈالتے۔ چہرہ مبارک سے خون جاری تھا۔ ہاتھ سے پوچھتے جاتے تھے اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ ہائے افسوس! وہ لوگ کس طرح بامراد ہونگے۔ کس طرح خدا کے فضلوں سے حصہ لینگے۔ جنہوں نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون آلودہ کر دیا جس کا صرف اتنا قصور ہے کہ وہ ان کو اپنے رب کی نعمتوں اور برکتوں سے حصہ لینے کے لئے بلاتا ہے۔ اتنی جفا دیکھنے اور اتنے دکھ اٹھانے کے باوجود رنگ محبت تھا کہ اترنے کا نام ہی نہ لیتا تھا بلکہ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون کی پرسوز

دعاؤں کیساتھ اور بھی گہرا ہوتا جاتا تھا۔

آپؐ کا قلب نازک خدا تعالیٰ کی مخلوق کا دکھ برداشت نہیں کرسکتا تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور ہروقت منکرین ومخالفین اسلام اور کفار مکہ کے لئے خدا تعالیٰ کے آستانہ میں گریہ کناں رہتے تھے۔ اور یہ حضور کی دلی محبت اور رحمت کا ہی نتیجہ تھا کہ حضور پاک کے یہ آنسو ہر مصیبت اور تکلیف کے وقت کفار مکہ اور دوسرے دشمنان اسلام کو محفوظ رکھتے تھے اور آج بھی اس کی تاثیر زندہ ہے کہ آپ کے وہ مقدس آنسو ہر مصیبت اور تکلیف کے وقت امت مسلمہ کے لئے بھی رحمت کی بارش بن کر برستے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بادل آتے تو لوگ خوش ہوتے اور شادیانے بجاتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے استغنا سے خائف رہتے تھے بے قرار ہو جاتے کہ کہیں یہ کسی قوم کے لئے بارش انکار رسول کی وجہ سے عذاب ثابت نہ ہو۔ آپؐ بے قراری سے ادھر اُدھر ٹہلتے اور خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتے کہ اے خدایا! ہمیں عذاب سے نہ ماریو! الٰہی ہمیں غضب سے ہلاک نہ کیجیو! میرے اللہ! کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ میرے ہوتے ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اللہ اللہ! کیا درد اور تڑپ ہے اس دشمن قوم اور دشمن قبائل کے لئے جو ہمیشہ آپ یا آپ کے ماننے والوں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہ کرتے تھے ان کے لئے خدا کے حضور اس قدر تڑپتے اور دعائیں کرتے ہیں۔

کفار مکہ کی ہدایت کے لئے تڑپ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آپؐ کا ایک بڑا بھاری خلق جس کو آپؐ نے ثابت کر کے دکھلا دیا، وہ خلق تھا جو قرآن مجید میں ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور نیز اس کے بندوں کے آرام کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور وجفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ حَسَرَاتٍ۔ کیا تو اس غم اور سخت محنت میں جو لوگوں کے لئے اٹھا رہا ہے، اپنے تئیں ہلاک کر دیگا اور کیا ان لوگوں کے لئے جو حق کو قبول نہیں کرتے تو حسرتیں کھا کھا کر اپنی جان دے گا۔ سو قوم کی راہ میں جان دینے کا حکیمانہ طریق یہی ہے کہ قوم کی بھلائی کے لئے قانون قدرت کی مفید راہوں کے موافق اپنی جان پر سختی اٹھاویں اور مناسب تدبیروں کے بجالانے سے اپنی جان ان پر فدا کر دیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

محولہ بالا اقتباس میں مندرج آیت سے آپؐ کی اسی دلی تڑپ اور انتھک کوششوں اور محبت کا پتہ چلتا ہے جو آپؐ کو اپنی قوم سے تھی باوجود اس کے کہ وہ آپ کی جانی دشمن تھی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی آسمان سے پکار اٹھا کہ اے محمد کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر لیگا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔

جنگی قیدیوں سے حسنِ سلوک

غزوہ بنی قریظہ میں ایک عورت پکڑ میں آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شادی کا پیغام دیا مگر انہوں نے قبول نہ کیا اور اسلام قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا اور کچھ عرصہ تک اسی حالت میں رہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ کے حسن اخلاق اور کریمانہ سلوک کو دیکھ کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مخالفین اسلام جو اسلام کے متعلق اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار سے پھیلا یہ ان کے کافی وشافی جواب ہے۔ ایک قیدی جو عورت ہے تبلیغ اسلام پر مسلمان ہونے سے کیسے انکار کی جرأت کر سکتی ہے۔ وجہ صاف ہے کہ وہ انکار میں اپنے لئے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتی تھی۔

☆...... جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے مدینہ لائے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ان سے حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ وہ قیدی خود بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! مسلمان آپ پیدل چلتے اور ہمیں سوار کرتے، آپ بھوکے رہتے اور ہمیں کھانا کھلاتے۔ آپ پیاسے رہتے اور ہمیں پانی پلاتے۔

پس اس سے بڑھ حسن سلوک کا اور کون سا نمونہ ہے جو دنیا کی تاریخ ہمارے سامنے پیش کر سکتی ہیں...؟

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراسر احسان تھا کہ آپؐ نے ایسے لوگوں میں سے بھی اکثر کو معاف فرما دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں پکڑے جا کر قیدی بنے، ان کی آزادی میں بھی سوائے وقتی حد بندی کے کوئی روک نہیں ڈالی اور اس وقتی حد بندی کے زمانے میں بھی آپؐ نے قیدیوں کے آرام اور آسائش کے متعلق ایسے تاکیدی احکام صادر فرمائے کہ ان سے متاثر ہو کر صحابہ نے اپنی قمیصیں اتار اتار کر قیدیوں کو ہاں اپنے خون کے پیاسے قیدیوں کو دے دیں۔ خود خشک کھجوروں پر گزارہ کیا اور انہیں پکا ہوا کھانا دیا۔ آپ پیدل چلے اور انہیں سوار کیا۔ کیا دنیا کی کسی قوم میں کسی زمانہ میں اس کی مثال ملتی ہے....؟''

(سیرت خاتم النبیین صفحہ ۴۱۱)

دورانِ جنگ دشمنوں سے حسن سلوک کی تعلیم

آپؐ نے عندالضرورت مدافعانہ جنگیں بھی کیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر میں فتح بھی پائی بطور جنگجو اور فاتح بھی آپؐ نے دشمنوں سے حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ جب بھی آپ لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کرتے تو سخت تاکید فرماتے کہ دوران جنگ کوئی عورت نہ ماری جائے۔ بچے نہ مارے جائیں نہ زیادہ بوڑھوں کو قتل کرنا اور نہ کسی قوم کو دھوکہ دیا جائے اور اسی طرح درویشوں، راہبوں اور تارک الدنیا لوگوں کو قتل نہ کیا جائے۔ نہ کسی کو آگ میں جلایا جائے اور نہ کسی جانور کو قتل کیا جائے اور نہ اس دشمن قوم کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی ان کے مقتول لوگوں کا مثلہ کیا جائے یعنی مقتول کی بوجہ دشمنی بے حرمتی کے لئے ان کے ناک کان کاٹے جائیں اور اس قوم میں اصلاح کی کوشش کرنا اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا اور نہ کھیتیاں تباہ کی جائیں اور نہ ہی کسی آبادی کو ویران کیا جائے۔ (مسلم، ابوداؤد وموطا امام مالک)

واضح ہو کہ جنگ احد میں کفار نے مسلمان شہدا کے ناک کان کاٹ دیئے تھے یہاں تک کہ آپ کے واجب العزت چچا حمزہؓ کے ناک کاٹ کاٹے گئے اور پیٹ پھاڑ کر جگر نکال کر چبایا گیا اور آپؐ کو سخت رنج پہنچایا گیا۔ مگر باوجود اس کے فرمایا کہ خبردار مسلمانو! تم ایسا نہ کرنا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مہمان نوازی: ایک شخص ابوبصرہ نامی حالتِ کفر میں مدینہ منورہ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ اور لالچ اور شرارت سے آپؐ کی تمام بکریوں کا دودھ پی گیا اور آپؐ کے واسطے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اس وجہ سے آپؐ کو اور آپؐ کے اہل بیت کو بھوکا ہی سونا پڑا مگر بدستور مہمانی میں لگے رہے اور اپنی تکلیف کا قطعاً اظہار نہ کیا۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک رات ایک کافر آپؐ کا مہمان ہوا۔ اس نے شرارت سے اور آپؐ کو تکلیف دینے کے لئے بستر ہی گندا کر کے چلا گیا۔ آپؐ نے اس گند کو اپنے مبارک ہاتھوں سے صاف کیا۔ جب وہ اپنی بھولی ہوئی تلوار لے جانے کے لئے واپس آیا تو یہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور وہ مشرک بھی مسلمان ہو گیا۔

خاندانی دشمنوں سے حسن سلوک

آپؐ کے اولین مخاطب چونکہ آپ کے عزیز و اقارب ہی تھے اس لئے وہی آپ کی مخالفین کی صف اوّل میں شمار ہوئے اور انہوں نے بھی آنحضرتؐ کو تکلیف دینے اور نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا تھا مگر آپ ہمیشہ ان سے صلہ رحمی کرتے اور ان کی خبر گیری کرتے اور آپؐ نے ان کو بھلائی پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور ان کو ہر حال میں بھلائی پہنچانے کی آپؐ نے ان الفاظ میں ضمانت دی کہ اِنَّمَا اٰلُ فُلَانٍ لَیْسُوا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ وَلٰکِنْ لَّھُمْ رَحِمٌ سَاَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا۔ یعنی میرے خاندان کے فلاں فلاں لوگوں سے کفر ونفاق کی وجہ سے میرا کوئی قلبی تعلق نہیں۔ مگر ہاں! چونکہ میرے رشتہ دار ہیں اس لئے اس نسبت سے یہ حق میں ان کا ضرور ادا کرتا رہوں گا۔

آپؐ کی مظلومیت اور فتح مکہ کا عدیم المثال واقعہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں اور آٹھ برس مدینہ میں کفار عرب کے ظلموں کا تختہ مشق بنے رہے۔ انہوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مارا پیٹا، زخمی کیا، قتل کے درپے ہوئے، قید میں رکھا، طائف کے اوباشوں نے پتھر مار کر لہولہان کر دیا، کتوں کے ذریعہ ۱۱ میل تک حضور ﷺ کا تعاقب کیا گیا۔ خدا کے حضور سجدہ ریز حالت میں اونٹ کی اوجھڑی گردن میں ڈال دی گئی۔ خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے آپ ﷺ کا گلا پٹکا ڈال کر گھونٹا جاتا۔ جنگ احد میں آپؐ کو زخمی کیا گیا۔ ہجرت کے موقع پر زندہ یا مردہ لانے پر ۱۰۰ اونٹوں کا انعام مقرر کر کے آپ کو اشتہاری مجرم قرار دیا گیا۔ آپؐ پر ایمان لانے والے غلاموں اور لونڈیوں کو مار مار کر اندھا کر دیا گیا اور ظالموں نے مسلمانوں کے پاؤں اونٹوں سے باندھ کر مختلف سمت میں دوڑا کر دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ عفیفہ عورتوں کی شرمگاہوں پر نیزے مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ کھانے میں زہر دی گئی۔ مدینہ پر متواتر چڑھائی کی گئی اور وہاں بھی سکون سے نہیں رہنے دیا گیا۔ آپ کی حاملہ صاحبزادی کو اس قدر پتھر مارے گئے کہ اسقاط حمل ہو گیا اور اسی حالت میں فوت بھی ہو گئیں اور آپؐ کو اپنے اس بستی سے بے وطن ہونے پر مجبور کیا گیا جس کے متعلق آپؐ نے فرمایا تھا۔

''اے مکہ کی پیاری بستی مجھے تو سب سے زیادہ عزیز تھی مگر تیرے رہنے والوں نے مجھے رہنے نہیں دیا۔''

لیکن جب دس سال کے بعد فتح مکہ ہوتا ہے اور خدا کا برگزیدہ رسول فاتحانہ شان سے ۱۰ ہزار قدوسیوں کے عظیم لشکر کے ساتھ خدائی وعدہ انّ الذی فرض علیک القراٰن لرادّک الٰی معاد کے مطابق مکہ کی بستی میں داخل ہوتا ہے تو سب دشمنان اسلام یہی سوچ کر سہمے ہوئے تھے کہ ان تمام مظالم کا جو ہم نے آپؐ اور آپ کی امت پر کئے ہیں، ان کا ضرور بدلہ لیا جائے گا اور ہمارا نام ونشان مٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ آئندہ لوگ کہیں گے کہ مکہ بھی کوئی بستی ہوتی تھی۔ مگر ہم کیا کہیں اس محسن اعظم اور رحمۃ للعلمین کے بارہ میں کہ وہ ان سے دریافت کرتا ہے کہ کیا تم وہی جو جنہوں نے مسلمانوں پر وہ ظلم کئے تھے جن کی کوئی حد نہیں تھی۔ ہاں اب تم ہی بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے اور تمہاری کیا سزا ہونی چاہئے اور تمہارے مظالم کا تمہیں کیا بدلہ دیا جائے تو اس کے جواب میں کفار مکہ نے کہا کہ اے خدا کے رسول! ہم آپ سے بہتری کی تمنا رکھتے ہیں اور اس سلوک کی امید رکھتے ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا اس پر آپؐ نے وسعت قلبی اور بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اذھبوا انتم الطلقاء لَا تثریب علیکم الیوم۔ یعنی تو پھر جاؤ تم پر بھی آج کے دن کوئی سرزنش نہیں کی جائے گی۔ جاؤ تم سب آزاد ہو اور اس طرح آپؐ نے ان تمام کے تمام دشمنان اسلام کو یکلخت معاف فرما دیا۔

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
وہ سب جمع ہیں آپ میں لا محال
صفات جمال اور صفات جلال
ہر اِک رنگ ہے بس عدیم المثال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

آنحضرتؐ کے ان کریمانہ اخلاق کو دیکھ کر انسانی عقل حیران اور دنگ رہ جاتی ہے کہ آنحضرتؐ کی اس نفع رسانی اور رحمتوں کی بارش کو چیز شے سے تشبیہہ دے۔ غرض آپ کی رحمت بارش سے زیادہ حیات بخش اور سورج سے زیادہ نفع رساں اور مادر مہربان سے زیادہ شفیق ہے۔ ایک ماں ہی ہوتی ہے جو بے لوث بچے کو پالتی پوستی اور بڑا کرتی ہے اور اگر کسی وجہ سے وہ بگڑ جائے اور یا اس کا کہنا نہ مانے تو اس سے اس کی شفقت پر کوئی فرق نہیں پڑتا مگر ہمارا پیارا رسول تو اس ماں سے بھی زیادہ خلق خدا سے پیار کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آں ترحمھا کہ خلق ازوے بدید
کس نہ دیدہ درجہاں از مادرے

یعنی کسی بچے نے اپنی ماں سے وہ محبت نہیں پائی جو محبت اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی ساری کی ساری مخلوق پر فرماتے ہیں۔ سچ ہے۔

ظالموں کو علم تھا ہم بچ نہیں سکتے کبھی
جو کئے تھے ظلم ہم نے، اب ملے گی وہ سزا
میرے آقا نے کیا وہ خوف ان کا دور سب
معاف کر کے دشمنوں کو عفو سے بدلہ لیا
آپ کے احساں سے کافر مسلماں ہو گئے
دشمنِ جانی جو تھے وہ ہو گئے دیں پر فدا

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے تا رضائے باری تعالیٰ حاصل کرنے والے ہوں۔ (آمین ثم آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

رحمۃٌ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

کا

عورتوں سے حسن سلوک

............................(مبشر احمد خادم استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)............................

ہمارے آقا سرور کائنات فخر موجودات رسول عربی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ مردِ واحد ہیں جنہوں نے عورتوں کے حقوق کے لئے نہ صرف آواز بلند کی بلکہ اس طبقہ نسواں کے حقوق قائم کر کے دکھائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عرب کے جس معاشرہ میں مبعوث فرمایا اس میں عورت کی کیا حیثیت تھی اس کا اندازہ قرآن کریم کی اس آیت سے بخوبی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُھُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْھُہٗ مُسْوَدًّاوَّ ھُوَ کَظِیْمٌ۔یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَابُشِّرَبِہٖ اَیُمْسِکُہٗ عَلٰی ھُوْنٍ اَمْ یَدُسُّہٗ فِی التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَایَحْکُمُوْنَ۔"

(سورۃ النحل آیت نمبر ۵۹ تا ۶۰)

یعنی: جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور سخت غمگین ہو جاتا ہے۔ وہ لوگوں سے اس بُری خبر کی وجہ سے چھپتا پھرتا ہے کہ آیا وہ اس ذلت کو قبول کرلے یا اسے مٹی میں دبا دے۔ کتنا بُرا ہے وہ جو فیصلہ کرتے ہیں۔

اسی طرح اسلام سے پہلے بھی جتنے مذاہب ہوئے ہیں ان میں عورت کی کوئی قابل عزت حیثیت نہ تھی چنانچہ ذیل میں صرف انجیل سے بعض حوالے دیئے جاتے ہیں جس سے عیسائیت میں عورت کا کیا مقام ہے اس کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔

۱-عورتیں کلیسا کی مجلس میں نہ بولیں۔

(کرنتھیوں ۱۴/ ۳۲)

۲-عورتیں سر نہ گوندھیں۔ سنگار نہ کریں۔ اچھے اور قیمتی کپڑے نہ پہنیں۔

(پطرس ۳- ۳و تمیتھیس ۸-۱۰/ ۲)

۳-عورتیں لمبے بال نہ رکھیں۔ بال نہ کٹوائیں۔ (کرنتھیوں ۵-۱-۴۱-۱۶/ ۱۱)

۴-مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی۔ (کرنتھیو ۱۹-۱۱)

۵-عورت اپنے خاوند سے ہی پڑھے۔

(کرنتھیو ۵ ۳- ۱۴)

۶-عورت معلّمہ نہ بنے۔

(تمیتھیس ۱۱- ۱۳/ ۲)

۷-مرد کے لئے اچھا ہے کہ وہ عورت کو نہ چھوئے۔ (کرنتھیو ۱-۷و۸-۷)

۸-شادی کرنے سے شادی نہ کرنا بہتر ہے۔

(کرنتھیو ۸،۲۸،۲۹، ۳۲تا ۴۰/ ۷)

(بحوالہ پاکٹ بک)

رحمۃٌ للعلمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر بیشمار احسان ہیں جن کا شمار کرنا مشکل ہے دور جہالیت میں عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت اور رسول اللہ کے پیدا کردہ انقلاب کی نہایت سچی تصویر سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے خوب کھینچی ہے۔ آپ عورتوں سے مخاطب ہیں۔

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن!
جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں
جب دنیا میں تو آتی تھی
یہ خون جگر سے پالنے والے
تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی
فطرت پر غالب آتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا
تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا
تا مرگ سزائیں پاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے
تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے
سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اُس محسن پر تُو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

(درّ عدن)

گیانی ترلوک سنگھ طوفان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک" کے متعلق تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ترجمہ: "چھٹی صدی میں اور اُس سے پہلے عورت ذات سے ایشائی ممالک اور اسی طرح دیگر ممالک میں مرد کوئی اچھا سلوک نہیں کرتے تھے۔ اس کی خوبصورتی اور جوانی کی قدر صرف شہوانی حدود تک محدود تھی۔ بچے پیدا کرے، پالے پوسے، ایک غلام کی طرح مرد کا حکم مانے، معاشرہ میں اس کا کوئی بلند مقام نہیں تھا۔ مرد سو سو عورتیں رکھ سکتا تھا لیکن عورت آگے سے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی اس کے لئے سخت قانون تھے جب مرد کا دل چاہے دھکّے مار کر نکال دے کہ جا کسی کونے میں بیٹھ کر روتی رہ اُن کا گھر میں کوئی حق نہیں ہوتا تھا غلاموں اور جانوروں کی طرح خریدی اور بیچی جاتی تھیں۔ حضرت محمد صاحبؐ نے عورت ذات کی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا۔ آپؐ نے حضرت خدیجہ، (حضرت) آئشہ اور اپنی دیگر ازواج مطہرات کی عزّت کی ان کو جیون ساتھی بنایا اور مسلمانوں کو ان کی عزّت کرنا سکھایا۔ آپ ہمیشہ ہی جب کبھی فرصت ملتی تھی گھر میں رہتے اور ازواج مطہرات کے دکھ سکھ سنتے اور ازدواجی زندگی کو نہایت احسن رنگ میں ادا کرتے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایّام میں جو بیان فرمایا اُن میں یہ بھی تھا کہ "عورتوں سے حسن سلوک کرنا، لڑکیوں کو اچھے اخلاق سکھانے کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی دینا۔ عورتوں کو مارنا پیٹنا نہیں انہوں نے خلع کا حق عورتوں کو دیا عورتوں کو ان کا حق دلوایا قرآن کریم میں کئی ایسی آیات ہیں جو عورتوں کی زندگی کے لئے نہایت مفید ہیں۔"

(پوتر جیون حضرت محمد جی مہاراج مصنفہ گیانی ترلوک سنگھ طوفان، امرتسر صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۴)

رحمۃ للعلمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہمیشہ نرمی کا سلوک فرماتے۔ چنانچہ مشہور مؤرخ بشمبھر ناتھ پانڈے اپنی کتاب "پیغمبر محمد قرآن اور حدیث اسلامی درشن" میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: "طے قبیلہ کے علاقہ میں جب علی پہنچے تب عدی طائی اس قبیلہ کا سردار تھا یہ عدی طائی دنیا میں مشہور حاتم طائی کا بیٹا تھا عدی اپنے بال بچوں کو لے کر بھاگ کر شام چلا گیا اُس کی بہن سفناہ اور کچھ اور لوگ پکڑ لئے گئے اور مدینہ میں محمد صاحب کے سامنے لائے گئے۔ محمد صاحب کو جب پتا لگا کہ سفناہ اس حاتم طائی کی لڑکی ہے جو اپنی رحم دلی اور سخاوت کے لئے ساری دنیا میں مشہور تھا تو محمد صاحب نے یہ کہہ کر کی "حاتم کے اندر وہ سب بھلائیاں موجود تھیں جو ایک مسلمان میں ہونی چاہئے۔ سچ میں اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے سفناہ اور اس کے ساتھ کے لوگوں کو جلد ہی بغیر کسی شرط کے چھوڑ دیا گیا عدی کو جب معلوم ہوا وہ محمد صاحب سے ملنے مدینہ آیا محمد صاحب اُن دنوں مدینہ کے بہت بڑے حصہ کے حاکم تھے ان کے سادے رہن سہن کو دیکھ کر عدی پر بہت اچھا اثر ہوا عدی لکھتا ہے کہ "انہوں نے (محمد صاحب نے) مجھ سے میرا نام پوچھا جب میں نے نام بتا دیا تو انہوں کہا میرے ساتھ میرے گھر چلو۔ راستہ میں ایک کمزور دُبلی عورت نے ان سے کچھ کہنا چاہا محمد صاحب کھڑے ہو کر اس کی بات سننے لگے اور اس کے معاملوں کے متعلق بات چیت کرنے لگے میں نے اپنے دل میں سوچا یہ اخلاق تو بادشاہوں والے اخلاق نہیں ہیں یہ تو نہایت اعلیٰ اخلاق ہیں۔"

(پیغمبر محمد قرآن اور حدیث اسلامی درشن صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷)

رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دنیا پر جو عظیم احسانات کئے انکا ذکر کرتے ہوئے لالہ بھگت رام صاحب فرماتے ہیں کہ

"آپ کا ایک اور عالمگیر احسان یہ ہے کہ آپ نے عورت اور مرد کے درمیان بھی مساوات کو قائم کیا۔ اس طرح دنیا میں بہترین صورت میں نیک شہرت اور تمدّن قائم کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ تعلیم پیش کی آج سے چودہ سو برس پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستورات کی راہ ترقی اور بہبودی میں جو جو رُکاوٹیں اور بدرسومات دیکھیں اُن سب کا انسداد کیا۔ اُس زمانہ میں جاہل لوگوں کے اندر دختر کشی کا رواج زوروں پر تھا بہتیرے لوگ اپنی لڑکیوں کو گڑھوں کے اندر زندہ دبا دیتے تھے اور بعض خاوند اپنی بیوی کو گِروی رکھنے یا جوئے میں ہارنے یا فروخت کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تاریکی کے زمانہ میں بھی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے بہت بھاری انسانی حقوق قائم کروا دیئے اور آپ نے یہ بھی تعلیم دی کہ تم سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر سلوک رکھتا ہے اور آپ نے تعلیم و تربیت نسواں پر خاص زور دیا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ کریگا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام و اکرام کا حقدار ہوگا اور آپ نے یہ بھی تلقین کی اور یہ اُن ایّام میں کی جب عورت کو دوزخ کا گھریا پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا تب آپؐ نے فرمایا کہ

Heaven lies at the feet of thy mother.

.....ہندو عورتوں کو حقیقی طور پر ورثہ کا حق دینا دلانا تو دور رہا۔ ہزاروں سال تک ہندوستان میں پتھر دلوں کو پگھلا دینے والی دختر کشی اور ستی سسٹم کی رسم جاری رہی اور بہتیرے ہندو ایسے بے رحمانہ رواجوں کی حمایت ہی کرتے رہے اور آخرکار انگریزی گورنمنٹ کی کوششوں سے اور اسلام اور عیسائیت کے اچھے اثروں سے ہی دختر کشی اور ستی سسٹم کے بے رحمانہ رواج بند ہوئے اور جہاں قدیم زمانے کے راجے مہاراجے اور اُمرا سینکڑوں کی تعداد میں رانیوں اور لونڈیوں کے رکھنے میں کوئی عیب نہ سمجھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی سوشیل خرابیوں کے انسداد کے لئے بھی خاص حالات کے اندر اور سخت شرائط کے ساتھ زوجیت کی چار تک حد مقرر کرنا مصلحتاً بہتر سمجھا اور مستورات کی ابتر زندگی کو آگے سے بدرجہ بہتر بنایا اور جہاں خاوند اور بیوی کے درمیان سخت ناموافقت اور رنج برپا ہو جانے سے پہلے لکھوکھا عورتیں نہایت عذاب کی زندگی کاٹتیں تھیں یا ان کے بے رحم مالک کسی نہ کسی بہانے ان کو ختم کر دیا کرتے تھے وہاں ایسے خوفناک حالات کے اندر خلع کا ایک رہائی بخش مسئلہ جائز قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہ صرف مظلوم عورتوں کو سخت عذاب سے رہائی حاصل کرنے کا راستہ بتایا۔ بلکہ بہتیرے ظالم مردوں کو بھی ناحق کی خونریزیوں سے

بچایا۔''

(دنیا کا ہادیٔ اعظم غیروں کی نظر میں صفحہ ۲۰ تا ۲۱)

رحمۃ للعلمین آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے ساتھ جو حسن سلوک فرمایا ہے اس کے متعلق پی ایئر کر یبائٹس لکھتے ہیں:

"Muhammad, thirteen hundred years ago, assured to the mothers, wives and daughters of Islam a rank and dignity not yet generally assured to women by the laws of the west."

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال قبل اسلام میں ماؤں بیویوں اور بیٹیوں کے لئے وہ مقام اور وقار یقینی بنا دیا جو ابھی تک مغرب کے قوانین میں عورت کو نہیں مل سکا۔''

(بحوالہ اسوۂ انسانِ کامل صفحہ ۶۳۲ تا ۶۳۳)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام رحمۃ للعلمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں سے حسن سلوک کا تذکرہ کرتے ہوئے نہایت شاندار الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے آپ سودے خود خرید لایا کرتے تھے.... بعض وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں ایک مرتبہ آپؐ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے تا کہ حضرت عائشہؓ آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں اس طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشہ دکھایا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ غرض جب انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو غور سے مطالعہ کرتا ہے تو اسے بہت کچھ پتہ ملتا ہے لیکن بعض احمق کور باطن ایسے بھی ہیں جو آپ کی زندگی پر تدبر تو کرتے نہیں اعتراض کرنے کے لئے زبان کھولتے ہیں یہ حال عیسائیوں اور آریوں کا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۸۸)

ایک اور مقام پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُم لِاَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔''

(بحوالہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنی تحریروں کی رُو سے صفحہ ۱۰۵۰)

بہت اس کے احساں سلاطیں پر ہیں
یتامٰی، ایامٰی، مساکین پر ہیں
بہت اس کے احساں خواتین پر ہیں
فرامین و قانون و آئین پر ہیں
بُرا ایسے محسن کو کہنا بُرا ہے
سنبھل جاؤ نزدیک روز جزا ہے

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا کو رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 10

آپؐ اپنے محبوب کو صرف گھر میں یا مسجد میں ہی یاد نہیں کرتے تھے۔ بلکہ رات کے اندھیروں میں جہاں اُس کی یاد اور محبت میں زیادہ جوش، عجز و انکسار اور تضرع پیدا ہو سکتا ہو وہاں چلے جاتے تھے۔ اُس کی عظمت و جلال کے سامنے سر جھکا کر اظہار محبت و عقیدت فرماتے۔ بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپؐ رات کو چپکے سے بستر چھوڑ کر بعض دفعہ سنسان قبرستان میں چلے جاتے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا میں مصروف ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ تجسس کے لئے پیچھے گئیں تو آپؐ جنت البقیع میں کھڑے دُعا مانگ رہے تھے۔ اپنے رب سے محو راز و نیاز تھے۔ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں سوچا کہ خدا کا رسول تم پر ظلم کرے گا۔ پھر فرمایا مجھے جبرائیلؑ نے آ کر تحریک کی کہ اہل بقیع کی بخشش کی دعا کروں اور میں نے یہ خیال کیا تم سوگئی ہو۔ اس لئے جگانا مناسب نہ سمجھا۔ (نسائی)

رمضان المبارک اور آپؐ کا عشق الٰہی

رمضان المبارک آتے ہی آپؐ کی محبت و عشق الٰہی میں ایک نیا جوش اور ولولہ نظر آتا۔ آپؐ کی معمول کی عبادات میں بہت اضافہ ہو جاتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپؐ کمر بہت کس لیتے۔ بیدار رہ کر راتوں کو زندہ کرتے۔ خود بھی عبادت کرتے اہل بیت کو بھی جگاتے اس آخری عشرہ میں آپؐ اعتکاف بھی فرماتے۔

(بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۴)

صحابہ کرام آپ کی کثرت عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ اس قدر لمبی نمازیں پڑھتے اور اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ آپ سے عرض کی گئی کہ اس قدر مشقت کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش کا اعلان فرما کر آپؐ کو معصوم و بے گناہ قرار دے چکا ہے تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اس نعمت پر عبادت گذار اور شکر گذار انسان نہ بنوں۔

(بخاری حدیث نمبر ۴۴۵۹)

روزہ کی عبادت: نبوت سے قبل عربوں کے دستور کے مطابق دسویں محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ نبوت کے بعد بھی کئی مہینوں تک یہ روزہ رکھتے رہے۔ مدینہ آ کر بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ رمضان کے علاوہ مدینہ میں آپؐ شعبان کا اکثر مہینہ روزے رکھتے تھے سال کے باقی مہینوں میں بھی روزے رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں چاند کی تیرہ چودہ پندرہ تاریخ کا روزہ بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ مہینہ کے نصف اوّل میں اکثر روزے رکھتے اور مہینہ میں تین دن معمولاً روزہ رکھتے۔ بالعموم مہینہ کے پہلے سوموار اور اگلے دونوں جمعرات کے دن۔ (مسلم کتاب الصیام)

آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ سوموار اور جمعرات کو اعمال (خدا کے حضور) پیش ہوتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اس حالت میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔ (ترمذی کتاب الصیام باب فی صوم یوم الاثنین) کبھی کبھی صوم وصال بھی رکھتے یعنی متواتر کئی دن تک روزے اور درمیان میں افطار نہ کرتے تھے لیکن صحابہ کو آپ ﷺ نے اس سے روکا اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

عشق محمدٌ ربّہٗ: دعویٰ نبوت سے پہلے ہی مکہ کے لوگوں کی دلوں سے یہی شہادت نکلی تھی کہ عشق محمد ربّہ۔ بلاشبہ آپ اپنے رب کے عاشق صادق تھے۔ اُس عشق و محبت کا اظہار نمازوں عبادات دُعاؤں اور ذکر الٰہی سے نمایاں نظر آ رہا ہے۔ جن کا مختصر ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن عبادات واذکار کے باوجود آپ اپنے رب سے محبت اور محبت مانگتے تھے اور اپنی امت کو بھی آپ ﷺ نے یہ دعا سکھائی۔

یعنی اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اُس کی محبت جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے اے اللہ میرے دل پسند چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے حصول کے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری وہ پیاری چیزیں جو تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرما دے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن اور نمازوں کے علاوہ بھی اپنے دن کے تمام معمولات میں سب سے پہلے اپنے محبوب کو یاد کرتے۔ اسی کا نام لیتے اسی سے خیر و برکت طلب کرتے۔ آپ اپنی امت کو اس کی تلقین و تاکید فرماتے۔ سوتے وقت، بیدار ہوتے وقت، نیا کپڑا پہنتے وقت، سفر کرتے وقت، سفر سے واپس آنے پر، چھینک آنے پر، کھانا کھاتے، پانی پیتے اور مجلس سے اٹھتے وقت غرض زندگی کے ہر معمولات میں آپؐ نے اپنی امت کو خدا تعالیٰ کے ذکر کی تلقین فرمائی۔ ایک روایت ہے:

کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح)

اس قدر دعائیں، ذکر الٰہی، مناجات، اللہ کی حمد وثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مختص ہیں کہ تاریخ مذاہب میں کسی دوسرے نبی سے اس کا عشر عشیر بھی ثابت نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ۔

محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اعلان از نظامت دار القضاء صدر انجمن احمدیہ قادیان

نظامت ہذا میں فون۔فیکس اور ای میل کی سہولتیں موجود ہیں عند الضرورت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

فون۔فیکس:01872-224299۔ای میل darulqaza@gmail.com

موبائل:0991522313-098154-94687

(ناظم دار القضاء صدر انجمن احمدیہ قادیان)

۲۰۰۹ء علم فلکیات کا عالمی سال

United Nations (اقوام متحدہ) نے سال ۲۰۰۹ء کو Internation year of Astronomy قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی عظیم پیشگوئی "کشوف و خسوف" کا تعلق بھی علم فلکیات سے تعلق رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ایسے طلباء اور اساتذہ جو اس وقت Astronomy کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔اس پیشگوئی یا دیگر فلکیاتی امور کے تعلق سے راہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہوں تو وہ مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان سے جو جماعت میں ماہر فلکیات ہیں، سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنی اس سلسلہ میں خدمات پیش کی ہیں،حضور انور نے نظارت کی ایک چٹھی پر آپ کی خدمات سے طلباء کو فائدہ اٹھانے کے تعلق سے ارشاد فرمایا ہے کہ

"وہاں انڈیا کے طلباء کو بتائیں۔"

لہٰذا طلباء اور خواہش منداحباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

اس فلکیات کے سال میں قرآن مجید نے جو علم اس مضمون کے تعلق سے بیان فرمایا ہے، جو ۱۴۰۰ سال قبل نازل ہوا تھا،اس سے دنیا کو روشناس کروایا جائے جبکہ اس زمانہ میں فلکیات کا علم نہایت محدود مراحل میں تھا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تقریب رخصتانہ واعلان دُعا

مورخہ ۲۲ رجون ۲۰۰۷ء کو عزیز مطیب الرحمٰن ابن مکرم غلام رسول صاحب کے ساتھ خاکسار کی بھانجی عزیزہ سلمہ خاتون بنت مکرم غیاث الدین صاحب آف ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ ۲۴ پرگنہ صوبہ بنگال کے ساتھ مبلغ 64000 روپے حق مہر پر نکاح ہو چکا تھا۔لڑکا اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ میں تھا اور یہ نکاح سرکاری طور پر رجسٹرڈ ہو چکا تھا۔مورخہ ۱۱رجنوری ۲۰۰۹ء کو عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا اور محترم امیر صاحب بنگال نے جماعتی نظام کے تحت نکاح کا اعلان کیا۔اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور جانبین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ کا موجب ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔واضح ہو کہ لڑکا اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہے اور لڑکی کے خاندان میں اس کے علاوہ صرف اس کی ماں احمدی ہیں۔ دنوں خاندان کے تمام لوگ بہت مخالف ہیں۔ان کے استقامت کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپے)(ڈاکٹر عبدالرؤف ڈائمنڈ ہاربر بنگال)

اعلان نکاح

۱۔مسماۃ شاہدہ صبا صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ وافسر جلسہ سالانہ قادیان کا نکاح مسمّی مکرم عتیق احمد صاحب آف Hamburg جرمنی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار یورو حق مہر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں مورخہ ۱۹رجولائی ۲۰۰۸ء کو پڑھایا۔اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت وراحت کرے۔آمین

(مینجر بدر قادیان)

۲۔محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز بھارت نے مسجد مبارک میں عظمیٰ پروین صاحبہ بنت مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ آندھرا کے نکاح کا اعلان محمود احمد صاحب عامر ابن مکرم اختر حسین صاحب قادیان کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔قارئین بدر سے رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر ضلع محبوب نگر)

اعلان ولادت

مکرم گلفام احمد معلم وقف جدید بیرون ولد مکرم محمد یونس صاحب کے ہاں ۲۸رجنوری ۲۰۰۹ء کو بچی کی ولادت ہوئی ہے۔بچی وقف نو میں شامل ہے۔سیدنا حضور انور نے از راہ شفقت بچی کا نام 'عطیۃ الوکیل' تجویز فرمایا ہے۔احباب جماعت اور قارئین بدر سے زچہ وبچہ کی صحت وسلامتی کے لئے درخواست دُعا ہے۔اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادم دین بنائے۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپے)(گلفام احمد معلم سلسلہ بھوانی زون)

بقیہ از صفحہ اوّل

☆......قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابنِ مَرِيَم حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يُقْبِلَهُ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں عدل اور حَکَم ہو کر۔وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو ماڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے۔اور مال اس بہتات سے ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ان کے زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

☆......عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ "وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ" قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعۃ کی آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم نازل ہوئی۔میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا۔اور حضرت سلمان فارسیؓ بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمانؓ پر رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہو جائے گا (اپنی دوری کے اعتبار سے) تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی اسے وہاں سے لے آئے گا۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 24

ہے۔آج بھی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا زندہ خدا ہے اور سب قدرتوں کا مالک خدا ہے اور سعید فطرتوں پر حق کو کھولتا ہے۔آج ہم میں سے ہر ایک گواہی دیتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا ہے۔جس نے تمام تر تائیدات کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے اور بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہو کر آپ سے پیار کا تعلق جوڑنے والے بن جائیں۔اس کے نتیجہ میں آپ ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔بنگلہ دیش کے احمدیوں نے گذشتہ چند سالوں میں مخالفت کی انتہاء دیکھی ہے۔اپنے پیاروں کی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوتے دیکھی ہیں۔اپنے مالوں کے نقصان برداشت کئے ہیں لیکن اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دی۔اور ایسا معیار قائم کیا جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔احمدیت کے مخالفین،اگر ان کی دیکھنے کی آنکھ ہو تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہم تو محبتوں کو پھیلانے والے اور نفرتوں کو دور کرنے والے ہیں۔اس پیغام کو اپنے ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں۔اپنے ہم وطنوں کو بتائیں کہ اسلام تو محبتوں کا پیغام ہے۔مسلمانوں کو بھی اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کا حسن دکھائیں۔ان کو بتائیں کہ مسیح محمدی نے نہ تو تلوار چلانی ہے اور نہ ہی قتل کرنا ہے۔ہاں محبتوں سے دلوں کو گھائل کرنا ہے اور نئی زندگیاں دینی ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بن جاتے ہیں۔ان کی حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔آج دکھی انسانیت کو اس تعلیم کی ضرورت ہے اور یہ پیغام پہنچانا ہر احمدی کا کام ہے۔

یاد رکھیں کہ انسانیت کے دشمن،مذہب کے نام پر خون بہانے والے آپ کی راہ روکیں گے۔مخالفتیں کریں گے لیکن آپ نے ثبات قدمی کا مظاہرہ کرنا ہے۔صبر، حوصلے اور دُعاؤں سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔بنگالی احمدیوں میں میں نے اخلاص و وفا کے بہت نمونے دیکھے ہیں۔پس کبھی اس اخلاص و وفا کو ختم نہ ہونے دیں۔خلافت سے اخلاص و وفا کو کبھی ماند نہ پڑنے دیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئے ہوئے عہد بیعت کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں۔خدا کے حضور جھکے رہیں۔آپس میں بھائی چارے کی اعلیٰ مثالیں قائم کریں،دعوت الی اللہ کے کام میں ایک نئی ہمت کے ساتھ نئی روح پھونک دیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آپ میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے۔میرے دل میں آپ کے پیار کو بڑھاتا چلا جائے اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

☆☆☆☆☆

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر: 17909 مَیں سی وی کنجی محمد ولد مکرم کٹی حسن صاحب قوم احمدی مسلمان ساکن کڑوا ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.8.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جس مکان میں رہ رہا ہوں وہ میری اہلیہ کا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد : سی وی کنجی محمد گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17910 مَیں ایم محبوبہ زوجہ مکرم پی وی عبد اللطیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ککاڈ ڈاکخانہ ککاڈ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد تین تولے قیمت اکیس ہزار روپے۔ کنگن دو عدد دو تولے قیمت چودہ ہزار روپے۔ کل وزن پانچ تولہ قیمت پینتیس ہزار روپے۔ نیز میرے نام پرکوڈالی میں تیس سینٹ زمین ہے جس کی قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ حق مہر دیئے گئے زیورات میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/30 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح الامۃ : ایم محبوبہ گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17911 مَیں سی پی حسینہ زوجہ مکرم عبد القیوم ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ککّاڈ ڈاکخانہ ککاڈ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد چار تولے قیمت اٹھائیس ہزار روپے۔ کنگن دو عدد ڈیڑھ تولے قیمت دس ہزار پانچ سو روپے۔ انگوٹھی ایک عدد چار گرام قیمت تین ہزار پانچ سو روپے۔ بالیاں ایک جوڑی چار گرام قیمت تین ہزار پانچ سو روپے۔ کنگن ایک عدد ڈیڑھ گرام قیمت دس ہزار پانچ سو روپے کل وزن 8 تولے قیمت چھپن ہزار روپے۔ حق مہر ساتھ مشتمل ہے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدر کنورسٹی الامۃ : سی پی حسینہ گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17912 مَیں عصمت بیگم پی بنت مکرم کے محمد صالح صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1107 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار پانچ تولے قیمت پینتیس ہزار روپے۔ ہار چار تولے قیمت اٹھائیس ہزار روپے۔ بالیں دو جوڑی ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ ہار دو عدد دو تولے قیمت چودہ ہزار روپے۔ کنگن تین عدد تین تولے قیمت اکیس ہزار روپے۔ جھمکا نصف تولہ قیمت تین ہزار پانچ سو روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت ایک ہزار سات سو پچاس روپے۔ کل زیور 15.75 تولہ قیمت 1,10,250 روپے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح الامۃ : عصمت بیگم پی گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17913 مَیں سفیلہ انور زوجہ مکرم ٹی انور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار آٹھ عدد بتیس تولے قیمت دو لاکھ چوبیس روپے۔ ہار دو عدد چھ تولے قیمت بیالیس ہزار روپے۔ انگوٹھی آٹھ عدد چار تولے قیمت اٹھائیس ہزار روپے۔ کنگن نو عدد نو تولے قیمت تریسٹھ ہزار روپے۔ پازیب ایک جوڑی ساڑھے چار تولے قیمت اکتیس ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر کی رقم زیورات میں شامل ہے۔ کل وزن 55.5 تولہ قیمت -/3,88,500 میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی انور احمد عبد اللہ الامۃ : سفیلہ انور گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17914 مَیں ٹی وسیم احمد ولد مکرم عبد اللہ یو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میری کپڑوں کی ایک دوکان ہے جس کے تین حصہ دار ہیں جو کہ پندرہ لاکھ روپے کی ہے جس میں میرے حصے کی رقم پانچ لاکھ روپے ہوگی۔ نیز میرے نام پر نو سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت پانچ لاکھ پچاسی ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح العبد: ٹی وسیم احمد گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17915 مَیں ٹی زینت زوجہ مکرم ایم مبارک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: میرے نام پر چھ سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے اور اس میں جو گھر بن رہا ہے وہ خاوند کے خرچہ سے بن رہا ہے۔ نیز زیورات میں صرف چار گرام سونا ہے جس کی قیمت پینتیس سو روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح الامۃ : ٹی زینت گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17916 مَیں ای ساجدہ زوجہ مکرم وی پی حارث صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ککاڈ ڈاکخانہ ککاڈ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار تین عدد آٹھ تولے قیمت چھپن ہزار روپے۔ کنگن تین عدد ساڑھے دس تولے قیمت تہتّر ہزار پانچ سو روپے۔ انگوٹھی تین عدد ڈیڑھ تولے قیمت دس ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ کل وزن زیور بیس تولہ قیمت ایک لاکھ چالیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح الامۃ : ای ساجدہ گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17917 مَیں شاہدہ وسیم سی پی زوجہ مکرم ٹی وسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1107 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار پانچ عدد تیرہ تولے قیمت اکانوے ہزار روپے۔۔ کنگن نو عدد ساڑھے دس تولے قیمت تہتر ہزار پانچ سو روپے۔ بالیاں دو عدد چھ گرام قیمت پانچ ہزار دو سو پچاس روپے۔ انگوٹھی تین عدد ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ متفرق ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ کل سوا چھبیس تولہ قیمت ایک لاکھ تراسی ہزار سات سو پچاس روہے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح الامۃ : شاہدہ وسیم سی پی گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر: 17918 مَیں ای فائزہ زوجہ مکرم ٹی نثار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار اڑھائی تولے قیمت سترہ ہزار پانچ سو روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت سترہ سو پچاس روپے۔ پازیب اڈھائی تولے قیمت سترہ ہزار پانچ سو روپے۔ بالیاں چار گرام قیمت پینتیس سو روپے۔ متفرق دو گرام قیمت سترہ سو پچاس روپے۔ کل وزن اڑتالیس گرام قیمت بیالیس ہزار

روپے۔اس کے علاوہ حق مہر کے طور پر ڈیڑھ تولہ سونا دیا گیا ہے جس کی قیمت دس ہزار پانچ سو روپے ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　الامۃ : ای فائزہ　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17919 میں یورو بیہ صادقہ وی زوجہ مکرم ٹی نوشاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی تھانہ ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنورصوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیدادمنقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد پانچ تولے پینتیس ہزار روپے۔ نیکلس دو تولے قیمت چودہ ہزار روپے۔ بریسلیٹ ساڑھے تین تولے قیمت چوبیس ہزار پانچ سو روپے۔کنگن تین عدد ساڑھے تین تولے قیمت بائیس ہزار سات سو پچاس روپے۔کل ایک سو دس گرام قیمت چھیانوے ہزار دو سو پچاس روپے۔میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　الامۃ : یورو بیہ صادقہ　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17920 میں ایم نصیرہ شرف الدین زوجہ مکرم ٹی شرف الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر34 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی تھانہ ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنورصوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: کنگن 24.450 گرام ۔نیکلس 8.900 گرام ۔ انگوٹھی 2.100 گرام ۔ ہار 27 گرام ۔ بالیاں 5.750 گرام ۔ کل وزن 68.200 گرام ۔ کل قیمت 61,380 روپے۔اس کے علاوہ حق مہر پانچ ہزار روپے ہے۔

میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شرف الدین　الامۃ : ایم نصیرہ شرف الدین　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17921 میں ٹی جاسمن زوجہ مکرم صالح اے ایم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد چھ تولے قیمت بیالیس ہزار روپے۔ پازیب ایک جوڑی پانچ تولے قیمت پینتیس ہزار روپے۔ بریس لیٹ ایک عدد ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے ۔کنگن پانچ عدد پانچ تولے قیمت پینتیس ہزار روپے۔نیکلس دو عدد تین تولے قیمت اکیس ہزار روپے۔ ہار ایک عدد، بالیاں،انگوٹھی ایک عدد وزن تین تولے قیمت اکیس ہزار روپے۔ نیز بینک میں میرے نام پر ترپن ہزار روپے جمع ہے مہر میں پانچ تولے سونا دیا گیا ہے جو کہ زیورات میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　الامۃ : ٹی جاسمن　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17922 میں ٹی طاہرہ بنت مکرم کے وی محمود حاجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر56 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: طلائی زیورات: بالیاں چھ گرام ۔انگوٹھی تین گرام ۔کل قیمت آٹھ ہزار دس روپے۔ نیز میرے نام پر ساڑھے چھ سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　الامۃ : ٹی طاہرہ　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17919 میں مہرالنساء پی زوجہ مکرم سی کے مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر39 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال میرے نام پر کوئی جائیداد نہیں ہے۔حق مہر کے طور پر دس ہزار روپیہ مجھے دیا گیا ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　الامۃ : مہرالنساء پی　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17924 میں ای وی رَجلہ زوجہ مکرم پی نورالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: کنگن دو عدد آٹھ تولے قیمت چھپن ہزار روپے۔ ہار تین عدد دو تولے قیمت ترسٹھ ہزار روپے۔ انگوٹھی دو عدد ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ بالیاں ایک جوڑی دو تولے قیمت چودہ ہزار روپے۔حق مہر زیور میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　الامۃ : ای وی رَجلہ　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17925 میں پی نورالدین ولد مکرم کے محمد صالح صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　العبد : پی نورالدین　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17926 میں نصرت ایم زوجہ مکرم شوکت احمد پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار سولہ گرام قیمت چودہ ہزار روپے۔انگوٹھی چھ گرام قیمت پانچ ہزار دو سو پچاس روپے۔بالیاں چار سیٹ وزن سولہ گرام قیمت چودہ ہزار روپے۔کنگن ایک عدد آٹھ گرام قیمت سات ہزار آٹھ سو پچاس روپے۔مہر کے طور پر ستائیس گرام سونا دیا گیا ہے جس کی قیمت تیئیس ہزار چھ سو پچیس روپے ہے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : این شفیق احمد　　　الامۃ : نصرت ایم　　　گواہ : پی شوکت احمد

وصیت نمبر:17927 میں کے ابراہیم ولد مکرم عبداللہ کنجی کوچی پلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر62 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　　العبد : کے ابراہیم　　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17928 میں ٹی خدیجہ زوجہ مکرم کنجی محمد سی وی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر43 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.10.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد 10.300 گرام ۔ بالیاں 2.600 گرام ۔کل قیمت -/10.965 روپے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدر کنورسٹی　　الامۃ: ٹی خدیجہ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17929 مَیں ایم ایف بشریٰ زوجہ مکرم عبد الرّؤف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ ایڑکاڈ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار دو تولے قیمت چودہ ہزار نوسو ساٹھ روپے۔ ہار ایک تولہ قیمت سات ہزار چار سو اَسّی روپے۔ کنگن دو عدد تین تولے قیمت بائیس ہزار چار سو چالیس روپے۔ بالیاں ایک جوڑی ایک تولہ قیمت سات ہزار چار سو اَسّی روپے۔ انگوٹھی دو عدد ایک تولہ قیمت سات ہزار چار سو اَسّی روپے۔ بالیاں ایک جوڑی ایک تولہ قیمت سات ہزار چار سو اَسّی روپے۔ مہر میں ملنے والی رقم دس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　الامۃ: ایم ایف بشریٰ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17930 مَیں ایم آمنہ بی زوجہ مکرم ای بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: کنگن چار عدد پانچ تولے قیمت پینتیس ہزار روپے۔ ہار ایک عدد ڈھائی تولے قیمت سترہ ہزار پانچ سو روپے۔ بالیاں نصف تولہ قیمت پینتیس سو روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت سترہ سو پچاس روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　الامۃ: ایم آمنہ بی　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17931 مَیں سفورا شفیع زوجہ مکرم شفیع احمد پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: طلائی زیورات: ہار چھ عدد ساڑھے بارہ تولے قیمت ستاسی ہزار پانچ سو روپے۔ سیٹ پونے پانچ تولے قیمت تینتیس ہزار دو سو پچاس روپے۔ کنگن آٹھ تولے چھپن ہزار روپے۔ بریسلیٹ ایک تولہ ایمت سات ہزار روپے۔ بالیاں ایک جوڑی ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ متفرق ساڑھے تین تولے قیمت چوبیس ہزار پانچ سو روپے۔ اس کے علاوہ میرے نام پر بارہ سینٹ زمین کنّور میں ہے جس کی موجودہ قیمت چار لاکھ بیس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　الامۃ: سفورہ شفیع　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17932 مَیں ای فصیلہ زوجہ مکرم شکیر مسلم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی تھانہ ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میرے نام پر کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر کے طور پر تین تولہ سونا دیا گیا تھا جس کی قیمت اکیس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　الامۃ: ای فصیلہ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17933 مَیں ٹی شکیلہ زوجہ مکرم عبد القیوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ تھانہ ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: کنگن دو عدد پانچ تولے پینتیس ہزار روپے۔ ہار ایک عدد تین تولے اکیس ہزار روپے۔ بالیاں ایک جوڑی دو تولے قیمت چودہ ہزار روپے۔ انگوٹھی تین عدد ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ میرے نام پر آٹھ سینٹ زمین ہے میں جس گھر میں رہ رہی ہوں اس کا پورا خرچہ خاوند نے لیا ہے۔ گھر ان کے نام پر ہے جس کی موجودہ قیمت چار لاکھ روپے ہے۔ مہر کے طور پر دو تولہ سونا دیا گیا ہے جس کی قیمت چودہ ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　الامۃ: ٹی شکیلہ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17934 مَیں فوزیہ شوکت وی زوجہ مکرم ایم ایل نشاط صاحب قوم احمدی مسلمان ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ : طلائی زیورات: ہار ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ کنگن چار عدد چار تولے قیمت اٹھائیس ہزار روپے۔ بالیاں ایک جوڑی ایک تولہ قیمت سات ہزار روپے۔ انگوٹھی چار گرام قیمت پینتیس سو روپے۔ اس کے علاوہ حق مہر کے طور پر ہار طلائی تین تولہ سونا دیا گیا ہے جس کی قیمت اکیس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے محمد صالح　　الامۃ: فوزیہ شوکت وی　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17935 مَیں وحیدہ ایم زوجہ مکرم کے ایم یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ : ایک ہار جو کہ بارہ گرام کا ہے جس کی قیمت دس ہزار پانچ سو روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے ایم کلیم احمد　　الامۃ: ایم وحیدہ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:17936 مَیں سی پی محی الدین کٹی معلم وقف جدید ولد مکرم سی پی احمد کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال تاریخ بیعت 1972 ساکن وانیم بالم ڈاکخانہ وانیم بالم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی دس سینٹ مع مکان قیمت اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2680 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی کے عبد الغفور　　العبد : سی پی محی الدین کٹی　　گواہ : کے صدیق

وصیت نمبر:17937 مَیں ٹی زینبہ زوجہ مکرم سی پی محی الدین کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بالم ڈاکخانہ وانیم بالم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ : حق مہر پانچ سو روپے وصول شد۔ ہار طلائی ایک عدد آٹھ گرام قیمت آٹھ ہزار پانچ سو روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی پی محی الدین کٹی　　الامۃ: ٹی زلیخہ　　گواہ : سی کے عبد الغفور

☆☆☆☆☆☆

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

پیشگوئی مصلح موعود اور اسکا مصداق اس زمانے میں اسلام کی عظمت اور صداقت ثابت کرنے کا عظیم الشان نشان ہے

۲۰؍فروری کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دنیا میں قائم کرنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰؍فروری ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن-یوکے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے وہ پہلوان ہیں جن کو خود خدا تعالیٰ نے جری اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے یہ خطاب اس لئے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلعم اور اسلام کی محبت اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی اور آپ اسلام کے دفاع کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ ہر مذہب کے بارے میں آپ کا گہرا مطالعہ اور علم تھا اور ہر مذہب کے مقابل پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپؑ ہمہ وقت مصروف رہتے تھے جب ہندوستان میں عیسائی مشنریز کا زور ہوا اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں اس زمانے میں لا تعداد اشتہارات و پمفلٹ تقسیم ہوئے جس نے مسلمانوں کو ع عیسائیت کی جھولی میں ڈالنا شروع کر دیا اور جو عیسائیت میں شامل نہیں ہوئے ان میں سے لا تعداد مسلمان ایسے تھے جن کے ذہنوں میں اسلام کی تعلیم کے خلاف اشتباہات پیدا ہونے شروع ہو گئے اور پھر عیسائیت کے اس حملے کے ساتھ آریہ سماج، برہمو سماج کی تحریکیں بھی اٹھنی شروع ہو گئیں اور مسلمانوں کا اس وقت یہ حال تھا کہ بجائے اس کے دوسرے مذاہب کا مقابلہ کریں آپس میں ایک دوسرے سے دست وگریبان تھے۔اس وقت اسلام کی نازک حالت میں حقیقت میں کوئی فکر مند تھا اور انکا دفاع کرنا چاہتا تھا تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے۔اس وقت آپؑ نے ان کے توڑ کے لئے جو حملے اسلام پر ہو رہے تھے ایک کتاب لکھی جس کا نام براہین احمدیہ رکھا۔جس میں آپؑ نے قرآن کریم کو کلام الٰہی اور ہر لحاظ سے مکمل کتاب کے طور پر پیش کیا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ ؐ کا افضل ہونا ثابت کیا اور نا قابل تردید دلائل سے ثابت کیا جس سے تمام مذاہب جو اسلام کے مقابلے پر تھے ان کو ہلا کر رکھ دیا اور وہ اسلام کے خلاف ہر قسم کے اوچھے اور گھٹیا حملے کرنے میں اور زیادہ تیز ہو گئے آپ کے اس نئے انداز نے جو آپؑ نے براہین احمدیہ میں پیش فرمایا اسلام کے دفاع اور اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی بیان کرنے کا اس پر بہت سے مسلمان علماء نے اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا لیکن جب آپؑ نے اشتہارات کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو مزید وسعت دی تو مسلمانوں کا بھی ایک طبقہ آپ کے خلاف ہو گیا اور غیروں کے ساتھ مل کر آپؑ کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی آپؑ نے اس زمانے میں اسلام کا پیغام اس جوش سے دنیا تک پہنچایا جس کا اندازہ مولوی عبداللہ صاحب کے اس بیان سے ہوتا ہے کہ اس وقت آپؑ نے بیس ہزار کی تعداد میں اشتہار چھپایا اور دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں تک اس زمانے میں ڈاک جا سکتی تھی تمام بادشاہوں اور ارباب حکومت وزیروں، مصنفین علماء وغیرہ کو بھجوایا یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ آپ کا دعویٰ مسیحیت نہیں تھا بلکہ مجدد کے طور پر پیغام دیا تھا۔اس اشتہار میں اسلام کی خوبیاں بیان کی تھیں۔بہر حال اس پیغام سے جو دنیا میں مختلف جگہوں میں گیا تھا دنیا کے لوگوں میں تو کوئی خاص ہل چل پیدا نہیں ہوئی لیکن ہندوستان کے اندر دوسرے مذاہب پر جن کا خیال تھا کہ مسلمانوں کو اپنے اندر سمیٹ لیں گے ایک زلزلہ آ گیا جب انہوں نے دیکھا کہ اسلام کے دفاع میں ایک کتاب بھی لکھی گئی ہے اور اب براہ راست مقابلہ کے اور اسلام کی عظمت بیان کرنے کے لئے اشتہارات بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں تو ظاہر ہے جو بھی حربہ غیر مسلم اسلام کے خلاف استعمال کر سکتے تھے انہوں نے کیا۔بعض مسلمان بھی اپنے کینے کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگے اور آپ کے خلاف ہو گئے۔

اس صورت حال میں بڑے درد سے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگیں کہ میں تیرے آخری اور کامل دین اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے سب کچھ کر رہا ہوں اس لئے اے اللہ تو میری مدد کر اور اس سوچ کے ساتھ آپؑ نے فیصلہ فرمایا کہ چالیس دن تک اللہ تعالیٰ سے خاص دعائیں کریں تا کہ خدا تعالیٰ سے اسلام کی اور آنحضرت صلعم کی صداقت کا خاص تائیدی نشان مانگیں اس کے لئے پہلے آپؑ نے استخارہ کیا اور آپؑ کو بتایا گیا کہ ہوشیار پور میں چلہ کشی کریں چنانچہ آپ تین ساتھیوں کے ساتھ اپنے ایک دوست شیخ مہر علی صاحب کے مکان پر جو شہر سے باہر تھا تشریف لے گئے اس جلسہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت سے انکشافات فرمائے۔۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا اور سارے علاقے میں بھجوایا اس میں بہت سی پیشگوئیاں تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں بڑی شان سے پوری کیں۔جماعت میں ۲۰؍فروری کے حوالے سے ہر سال ایک جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔

حضور نے اس پیشگوئی کے عظیم الشان طریق پر پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پیشگوئی حضورؑ نے اپنے ایک بیٹے کی پیدائش اور اس کی خصوصیات کے بارے میں کی تھی اور یہ پیشگوئی ان دعاؤں کے دوران اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آپؑ نے کی تھی جب آپؑ اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کی صداقت کا نشان دشمنان اسلام کا منہ بند کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے تھے۔پس یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں بلکہ یہ پیشگوئی اور اس کا مصداق اسلام کی اس زمانے میں عظمت ثابت کرنے کا نشان ہے۔اور یہ موعود بیٹا ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا جو کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا بھی سال ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنانے کے بعد فرمایا کہ اگر اس کی جزئیات میں جائیں تو تقریباً ۵۲ پوائنٹ بنتے ہیں اور حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ ۵۹ پوائنٹ بیان فرمائے ہیں۔

فرمایا یہ ہے وہ عظیم الشان پیشگوئی جس کے پورا ہونے کے لئے آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بتایا کہ ۹ سال کے عرصہ میں لڑکا پیدا ہوگا اور ان خصوصیات کا حامل ہوگا جو بیان کی گئی ہیں۔فرمایا اس پیشگوئی کے اشتہار کے بعد ایک بچی اور ایک بیٹا پیدا ہوا جو چھوٹی عمر میں وفات پا گیا تو مخالفین نے ہر موقعہ پر بڑا شور مچایا بلکہ لیکھرام نے پیشگوئی کے وقت میں ہی بڑے گھٹیا انداز میں پیشگوئی کے ہر فقرے کے مقابلہ پر ردّ کرتے ہوئے پیشگوئی کی اور بہت سی خرافات کیں۔

فرمایا آج علاوہ پیشگوئی کے پورا ہونے کے جو اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کی نسل پھیلے گی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اولاد کو بھی دنیا میں پھیلایا اور روحانی اولاد کو بھی پھیلایا جو ہر ملک میں ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹے کی پیدائش جس کا عرصہ ۹ سال مقرر کیا گیا تھا اپنے اندر نشانات رکھتا تھا اور ان کا پورا ہونا اس امر کی دلیل تھا کہ پیشگوئی خدا تعالیٰ سے علم پا کر کی گئی ہے۔بہر حال دشمنان اسلام کی طرف سے مختلف اعتراضات ہوتے رہے اور ان نکتہ چینیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جوابات دیئے۔

فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذات میں پیشگوئی مصلح موعود بڑی شان سے پوری ہوئی جس کا اظہار ایک دنیا نے کیا آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد خلیفہ بنے اور ۵۲ سال آپ کی خلافت رہی اور جماعت نے آپ کے زمانے میں جس طرح ہندوستان سے باہر نکل کر ترقی کی ہے یہ بھی پیشگوئی کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضورؓ نے پیشگوئی کے پورا ہونے کے بعض واقعات بیان فرمائے۔آپ نے اس وقت تک پیشگوئی کا مصداق ہونے کا اعلان نہیں فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو بتا نہ دیا۔۱۹۴۴ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی پورا ہونے کے متعلق اغیار میں سے بعض دانشوروں وصحافیوں کی آراء نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ میں اقتباسات اور واقعات پیش کر کے فرمایا کہ آپ کے ذریعہ قریباً ۳۵ ممالک میں جماعت کے مشن کھلے اور ساری دنیا پر آپؓ کے ذریعہ تبلیغ اسلام ہوئی۔حضور نے خطبہ کے آخر پر پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا اور فرمایا کہ یہ پیشگوئی کا پس منظر نے مختصراً بیان کیا ہے۔مجھے امید ہے بعض احمدی جو مجھے لکھتے ہیں کہ ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں اور باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے ان پر واضح ہو گیا ہوگا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا دن ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام اور آنحضرت صلعم کی صداقت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔یہ کوئی آپ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھایا جس نے دنیا پر اسلام کی حقانیت ثابت کرنی تھی اور کی اور نظام جماعت کے لئے ایسے راستے متعین کر دیئے جن پر چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے جائیں گے پس یہ دن ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس کراتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بھی استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے نہ کہ صرف ایک نشان کے پورا ہونے پر علمی وذوقی مزا لے لیا۔اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے بالخصوص انصار اللہ کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر بجائے کھیلوں کی طرف زیادہ توجہ دینے کے اپنے عہد کے مطابق ان راستوں پر چلنے کی کوشش کریں جن پر چلانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی ہے تا کہ ہم آنحضرت صلعم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 Thursday 19-26 February 2009 Issue No. 8-9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

بنگلہ دیش کی جماعت ان خوش قسمت جماعتوں میں سے ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے دیکھے ہیں

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵؍فروری بمقام لندن برموقعہ جلسہ سالانہ بنگلہ دیش منعقدہ ۱۳ تا ۱۵؍فروری ۲۰۰۹ء بمقام ڈھاکہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو وہ نئی ایجادات استعمال کرنے کی توفیق عطا کی ہے کہ جن کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ دنیا میں پھیل رہی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج کل جو ایجادات دنیا کے فائدہ کے لئے موجود ہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں پیدا ہی اس لئے کی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکے۔ آج اگر دنیا کی دولتوں کو دیکھیں تو دنیا میں بعض کے پاس اتنی دولت ہے کہ جماعت احمدیہ کا پوری دنیا کا بجٹ ان کے قریب بھی نہیں پہنچتا۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہم پر ہیں اور جو نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور جو فیض یہ چھوٹی سی جماعت پہنچا رہی ہے اس کے قریب بھی یہ دنیا دار نہیں پہنچ سکتے۔ ان کی دولت ان کے پاس آتی ہے اور دنیاوی لہو و لعب میں ضائع ہو جاتی ہے یا دنیا میں جنگوں اور فسادوں کی نذر ہو جاتی ہے اور انفرادی دولت مندوں کی تو بات ایک طرف حکومتیں بھی اپنے وسائل اور دولت سے اس طرح استفادہ نہیں کر سکتیں جس طرح جماعت اپنے کم سے کم وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہے۔

فرمایا: چنانچہ یہ ایم ٹی اے چینل جس کے چلانے کی خدا تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی ہے، چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں تمام براعظموں کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہے اور جس قدر کم اخراجات سے چل رہا ہے اور بغیر کسی لہو و لعب کے چل رہا ہے، آج کے دنیا دار اس کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے اور آج میں اسی واسطہ سے بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ سے مخاطب ہوں۔ آج دنیا کے امیر ترین ملکوں میں بھی اس طرح باقاعدہ انتظام نہیں کہ ایک ملک میں بیٹھ کر دوسرے ملک کے لوگوں سے خطاب کیا جا رہا ہو اور ایک دوسرے کے جلسوں کے نظارے دیکھے جا رہے ہوں۔ بے شک Live پروگرام ہوتے ہیں لیکن ان ملکوں میں ہی وہ سنے جاتے ہیں جہاں وہ پروگرام چلتے ہیں یا پھر چند دلچسپی لینے والے اس کو دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ایک مجمع جمع ہو جہاں خاص دینی باتیں ہو رہی ہوں، یہ کہیں نہیں ہوتا۔

فرمایا: پس سب سے پہلے تو ہم اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے باوجود دوریوں کے ہمارے فاصلے کم کر دیئے ہیں اور ہم آمنے سامنے بیٹھ کر کچھ حد تک اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کے امیر صاحب کی خواہش تھی کہ اس طرح کا Live پروگرام ہو جائے تو ہمارے لئے بہت اچھا ہوگا۔ کیونکہ خاص بڑی تعداد جس نے قادیان کے جلسہ پر جانا تھا اچانک قادیان کا جلسہ ملتوی ہونے کی وجہ سے افسردہ تھی۔ جماعت احمدیہ کی سرشت میں مایوسی نہیں ہے البتہ افسردگی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ افسردگی دعاؤں کے روپ میں ڈھل جاتی ہے اور پھر اللہ کی طرف سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے اور ہر روک جماعت کے افراد میں ایک نیا عزم اور ایک نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ اس قسم کے مضمون کے خط پاکستان اور ہندوستان سے مل رہے ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ جو قادیان جانے والے تھے انہوں نے اپنی دُعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر تیزی پیدا کی ہوگی تاکہ صرف قادیان یا ہندوستان کے کسی شہر میں ملنے کی باتیں نہ ہوں بلکہ میں آپ سے آپ کے شہر میں ملوں۔ یہ بنگلہ دیش کے جلسہ سے میرا پہلا خطاب ہے۔ اللہ کرے کہ راستوں کی روکیں دور ہوں اور میں آپ کے ملک میں بیٹھ کر آپ سے مخاطب ہوں۔ اس کے لئے دُعاؤں پر زور دیں۔ اپنی دُعاؤں میں ایسا ارتعاش پیدا کریں کہ عرش کے پائے بھی ہلنے لگیں۔

اپنی دُعاؤں میں سوز پیدا کریں تاکہ ہم اپنی دُعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھیں۔ اگر ہم یہ تعلق اپنے پیدا کرنے والے سے قائم کر لیں گے تو حقیقت میں ہی ہماری کامیابی کا دن ہوگا۔ پس ہر بچہ، جوان، بوڑھا، عورت، مرد یہ پلّے باندھ لے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنا ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے اور یہ مقصد خود اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الجن والانس الا لیعبدون ۔یعنی میں نے جن و انس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

فرمایا: پس یہ اصل ہے کہ جس کو آج ہر احمدی کو پکڑنے کی ضرورت ہے اور یہی وہ اصل اور مقصد ہے جس کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا گیا ہے اور ہر ایک انسان اپنی حالت سے بتلا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا کی جاہ و مراتب میں رکھتا ہے، وہ یقین اس کو عالم آخرت پر نہیں ہے۔

فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل کر کے ہمیں ان خوش قسمتوں کی صف میں شامل فرمایا ہے جو اس مقصد کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے حصول کے لئے ڈھالتے ہیں۔ پس خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ مجھے امید ہے کہ جلسہ کے دنوں میں جس طرح آپ نے عبادتوں اور دُعاؤں پر زور دیا ہے، اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں گے۔ یہ چیز ہر احمدی کا اوڑھنا بچھونا ہو جائے تب خدا ہماری ہر مشکل کو خس و خاشاک کی طرح اڑا دیگا۔ بنگلہ دیش کی جماعت ان خوش قسمت جماعتوں میں سے ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے دیکھے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک گواہ ہے دشمن کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے اور سیاہ آندھیوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی بدلیاں بھیجیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش برسائی اور فضا صاف ہوگئی۔

پس یہ کوئی انسانی کوشش نہیں تھی یہ اُس قادر و توانا خدا کا ہاتھ تھا جس نے شریف النفس اور انصاف پسند لوگوں کو جماعت کے حق میں لکھنے اور بولنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس ہمیں اس خدا کا شکر کرتے ہوئے اس کے حضور میں جھکنا چاہئے۔ صرف بنگلہ دیش کی بات نہیں اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر خطے میں اپنے فضلوں کی بارشیں برسا رہا ہے اور کئی لوگ مخالفین کا لٹریچر پڑھ کر جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ برہمن بڑیا کے عالم دین مولانا عبدالواحد صاحب نے مخالفین کی شورش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانہ میں جماعت میں شامل ہوئے اور پھر ہزاروں کی تعداد میں بیعتیں کروائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان بیعت کرنے والوں کی اولادیں میری مخاطب ہوں، میں اُن سے کہتا ہوں کہ اپنے بزرگوں کی بیعت کے قصے اپنے گھروں میں جاری رکھیں تاکہ آئندہ نسلوں کے ایمان میں ترقی ہو اور وہ ایمان میں بڑھیں اور مخالفتوں سے پریشان نہ ہوں۔

فرمایا: ہر احمدی گواہ ہے کہ دنیا میں مخالفین جماعت کو ختم نہیں کر سکے بلکہ باوجود مخالفت کے احمدیت لہلہاتے ہوئے کھیتوں کی طرح ہر سو لہلہا رہی

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا ۸۵ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۱۳-۱۴-۱۵؍فروری ۲۰۰۹ء کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا ۸۵ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ فروری ۲۰۰۹ء کو ڈھاکہ بنگلہ دیش میں منعقد ہوا جس میں قادیان دارالامان سے محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نمائندہ حضور انور کی حیثیت سے شامل ہوئے اور آپ نے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخری روز لندن سے براہ راست بذریعہ MTA اختتامی خطاب فرمایا۔ اس تعلق میں لندن میں جو اجلاس منعقد ہوا اس کے نظارے بنگلہ دیش کے احمدیوں نے دیکھے اور بنگلہ دیش کے جلسہ کے ایمان افروز نظارے لندن میں منعقد اجلاس کے حاضرین نے براہ راست دیکھے اور تمام دنیا کے احمدیوں نے ان ہر دو نظاروں سے اپنے ایمانوں میں تازگی پیدا کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب سے پہلے مکرم فیروز عالم صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور بنگلہ ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد محی الدین صاحب زبیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستانی وقت کے مطابق شام ۴ بجے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جس کا رواں ترجمہ بنگلہ زبان میں مکرم فیروز عالم صاحب نے کیا۔